

تاجدارِ شادِ حینِ بخاری

# امام بدرالدین عینی

## حیات و خدمات



حضرت علامہ شیر اہل سنت مفتی محمد عنایت اللہ قادری سا نگلہ پل  
از قلم

☆ محمد غریب نواز رضوی ڈاکٹر محمود احمد ساقی

مرکزی مجلس احناف - لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام ..... شارح بخاری امام عینی

مولف ..... ڈاکٹر محمود احمد ساقی

طبع اول ..... اگست 2004

پروف ریڈنگ ..... حافظ عبدالغفار

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

## ملنے کا پتہ

مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور

مسلم کتابوی لاہور

نوری کتب خانہ لاہور

سنی رضوی جامع مسجد: پاک ٹاؤن نزد پل بندیاں والا چوکی امرسدھولاہور

Ph: # 5812670

جامع مسجد بلال مصطفیٰ: چراغ پارک اسماعیل نگر چوکی امرسدھو فیروز پور روڈ لاہور

Ph: # 5813295

نام و نسب:

محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود عینی بن حنفی

کنیت: ابو الشاء، ابو محمد

لقب: بدر الدین

امام عینی کا آبائی وطن۔ امام عینی ۲۶ رمضان ۷۲۷ھ کو مصر کے عین تاب نامی

شہر میں پیدا ہوئے۔ امام سخاوی نے آپ کی تاریخ پیدائش 27 رمضان 762ھ لکھی ہے۔

عین تاب حلب سے کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ انتہائی خوبصورت اور سرسبز و شاداب علاقہ ہے۔ اس کے گرد ایک حفاظتی فصیل بھی ہے۔ اسی عین تاب کی نسبت سے آپ کو عینی بنی سے مخفف کر کے عینی کہا گیا ہے۔

امام عینی کا خاندان: امام عینی کا خاندان مشہور علمی و دینی خاندان تھا جو اپنے

دینی و اصلاحی کام خدمت کے حوالے سے خاصا معتبر مانا جاتا تھا۔ آپ کے باپ اور دادا دونوں قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ آپ کے اجداد میں سے حسین بن یوسف بہت ہی معروف مفسر قرآن تھے۔ آپ کے والد احمد بن موسیٰ حلب میں ۷۲۵ھ کو پیدا ہوئے بعد میں آپ کو عین تاب میں قاضی مقرر کیا گیا۔ وہاں آپ جمعہ اور اتوار کی راتوں کو مسجد میں وعظ بھی کیا کرتے تھے۔ آپ ایک محب خیر فرد تھے۔ انتہائی مہمان نواز اور صدقہ و خیرات کے رسیا تھے۔ دوسرے شہروں سے اکثر علماء آپ کے مہمان خانے میں ٹھہرتے تھے۔ یتیموں مسکینوں اور یتیم خانوں کے ماہانہ وظائف مقرر کر رکھے

تھے۔ ۷۷۷ھ میں جب قحط پڑا تو ان ایام میں آپ کا گھر ہر کسی کی مہمان نوازی کیلئے دن رات کھلا رہتا تھا۔

امام عینی کے بھائی: امام عینی کے بھائی کا نام احمد بن موسیٰ تھا اس کی شہادت عقد الجمان نامی کتاب کی عبارت سے ملتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عقد الجمان کے مصنف امام عینی کے بھائی ہیں کیونکہ اس میں دو واضح لکھتے ہیں کہ میرے والد گرامی کا نام احمد بن موسیٰ ہے۔

امام عینی کے بھائی ۸۹۶ھ کے حوادث کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس سال انھوں نے حج کیلئے سفر کیا۔ اور اس موقع پر انھوں نے امام میکائیل سے مجمع البحرین کی سماعت کی۔ ان کے متعلق غالب گمان یہی ہے کہ یہ امام عینی سے عمر میں چھوٹے تھے اور ان کا وصال امام عینی کے بعد ہوا کیونکہ عقد الجمان امام عینی کی وفات کے بعد تصنیف کی گئی ہے۔

احمد کا ایک بیٹا بھی تھا جس کا نام قاسم تھا۔ یہ ۷۹۶ھ میں پیدا ہوا۔ انتہائی ذہین و فطین تیر اندازی کا ماہر، حساب، ہندسہ صرف و نحو میں ید طولیٰ کا حامل تھا ۸۱۴ھ میں تیر لگنے سے وفات پائی اور اپنے چچا امام عینی کے مدرسے میں مدفون ہوا۔ امام عینی کی شادی اور اولاد: امام عینی نے ام الخیر نامی خاتون سے شادی کی ام الخیر کی وفات ۸۱۹ھ میں ہوئی اور انھیں امام عینی کے مدرسہ کے صحن میں دفن کیا گیا۔ امام عینی کی ان سے درج ذیل اولاد تولد ہوئی۔

عبدالعزیز متوفی ۸۱۸ھ



عبدالرحمن یہ تیر لگنے سے فوت ہوئے۔ ان کی وفات ربیع الآخر ۸۲۲ھ کو ہوئی۔ ان کے علاوہ ابراہیم علی، احمد اور فاطمہ یہ سارے طاعون کی وبا سے فوت ہوئے ان تمام کو قاہرہ میں دفن کیا گیا۔

ان کے ایک صاحبزادے عبدالرحیم بھی تھے۔ انھوں نے بخاری کی شرح اور کنز الدقائق کی شواہد نگہیں۔ ان کی وفات ۱۶۴ھ کو ہوئی۔ ایک بیٹی زینب بھی جس کی وفات ۸۴۹ھ ہوئی اور مدبر۔ قابرہ مدفون ہوئی۔

ان کی اور بیٹیاں بھی تھیں کیونکہ محمد بن ابی بکر بن محمد ابو الوفا المقدس الشافعی (متوفی ۸۹۱ھ) کے متعلق بعض کتب میں لکھا ہے کہ ان کی شادی امام عینی کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ محمد بن علی بن حسن شمس الدین القاہری (المتوفی ۸۶۷ھ) امام عینی کے سرستھے۔ یہ معلومات امام عینی کے خاندان کے متعلق تھیں امام عینی کی دوسری شادی کا احوال آگے آئے گا۔

امام عینی کی پرورش اور زمانہ طالب علمی: امام عینی نے اس گھرانے میں پرورش پائی جو اپنے علم و فضل اور تقویٰ و دیانت میں پورے علاقے میں ممتاز حیثیت کا حامل تھا۔ اپنے زمانے کے رواج کے مطابق آپ نے اپنے والد کے پاس قرآن انتہائی صغریٰ کے عالم میں حفظ کر لیا تھا۔ حفظ قرآن کے بعد آپ کو محمود بن احمد بن ابراہیم قزوینی کے پاس بھیجا گیا جو اپنے زمانہ یکتاے روزگار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ انتہائی احسن الخط تھے۔ آپ کے پاس امام عینی نے مختلف قسم کے خط سیکھے۔ قرآن پاک کی تعلیم امام عینی نے علی محمد بن عبید اللہ شارح مصابیح

السنہ (متوفی ۷۹۳ھ) کے پاس جا کر حاصل کی۔ آپ نے معوذتین سے لے کے رابع قرآن ان کے پاس پڑھا۔

پھر تین تاب میں ہی قرآن حفظ کی تکمیل اور الحفظی (متوفی ۷۹۲ھ) کے پاس کی اور انھی کے پاس شاطبیہ کی سماعت کی۔ اپنے والد — فتہ ابن عباس پڑھی۔ عربی، منطق اور صرف اسم محمد رانی — پڑھی۔ امام احمدی کی کتاب ”الکنوز فی الحکمة“ پڑھی۔ ایوب الروی سے ”شرح مطالعہ الانوار“ پڑھی۔ انھی کے پاس درج ذیل کتابوں کی سماعت کی۔

مراج الرواج فی التصریف از احمد بن علی بن مسعود

شرح شمس فی المنطق از قطب رازی

شرح شافعیہ فی الصرف از جابر بردی

جبریل بن صالح بغدادی کے پاس درج ذیل کتب پڑھیں

المفصل فی النحو از زحشری

توضیح اور متن تنقیح از صدر شریعہ

تفسیر کشاف از زحشری

مجمع البحرین فی فقہ الاحناف اور اس کی اجازت روایت شرح المشارق کے

طریقہ پر حاصل کی۔ خیر الدین القصیر (متوفی ۷۹۲ھ) سے المصباح فی النحو للمطرزی

(متوفی ۶۱۰ھ) پڑھی۔ ضوء المصباح للامام سراجی ذوالنون سمراری سے پڑھی۔ امام

میکائیل (متوفی ۷۹۸ھ) سے قدوری پڑھی۔ خلاصیات میں امام نسفی کی المنظومہ

پڑھی۔ امام حسام الدین الرہاوی سے 'الحجۃ الذیخروالشفقہ علی مذاہب الاربعہ' پڑھی  
محمود بن محمد عین تابی سے تشریف الصری اور سراجی میراث میں پڑھی۔ ان علوم میں  
امام عینی نے کمال ملکہ حاصل کیا اور اپنے والد کی جگہ عہدہ قضا پر فائز ہوئے۔

امام عینی کی مسافرت: امام عینی نے حصول علم کیلئے صرف اپنے شہر کے علماء  
و مشائخ سے ہی اکتساب فیض نہیں کی بلکہ پیاس علم آپ کو دوسرے شہروں کے سفر پر  
مجبور کرتی رہی اور آپ نے اس طلب میں کئی سفر کیے۔ اصل میں پہلی صدی ہجری ہی  
سے حصول علم میں سفر لازمی شرط تھی اور اپنی جگہ اس کے بے شمار فوائد تھے۔ امام شافعی  
اس بارے میں فرماتے ہیں۔

سما حارب فی طول البلاد و عرضہا ان مرادی او موت عریباً  
فان قلقت نفسی فالله درها وان سلمت کان الرجوع قریباً  
ترجمہ: میں غنقریب کئی شہروں کا سفر کروں گا ہو سکتا ہے کہ مجھے مراد ملے یا مسافرت  
میں جان چلی جائے اگر میں اس راستے میں اپنے نفس کو تلف کر دوں تو میرے لیے  
اللہ تعالیٰ کے پاس بے شمار انعامات ہیں اگر سلامت رہا تو میرا مقصود یعنی علم قریب ہو  
گا۔

یحییٰ بن معین سے مراد یہ ہے کہ ہدایت اس سے نہیں مل سکتی جو چار چیزوں  
سے خالی ہو۔ ایک ان میں یہ چیز ہے کہ آدمی اپنے شہر ہی میں کنویں کا مینڈک بن رہا ہے  
اور دوسرے شہروں کا علم کیلئے سفر نہ کرے۔

امام عینی نے پہلا سفر اپنے قریبی شہر حلب کی طرف کیا۔ ۷۸۳ھ امام جمال



یوسف بن موسیٰ الملطی (۸۰۳ھ) سے فقہ حنفی میں ہدایہ اور شرح کی سماعت کی۔  
حیدر الروجی سے سراجی اور اس کی بعض شروحات کی تحصیل کی۔

والد کی وفات: حلب میں آپ کو اپنے والد کی وفات کی خبر ملی۔ اس وجہ سے آپ  
اپنے شہر واپس آ گئے۔ (۸۴۷ھ)

کچھ عرصہ اپنے شہر میں قیام کیا پھر آپ نے بہنا کی طرف سفر کیا اور ولی  
الدین المہسنی سے کچھ اسباق پڑھے۔ بعد ازاں آپ کی طرف گئے جہاں عبدالدین  
لکھتاوی سے ملتے ہوئے ملطیہ چلے گئے جہاں بدرالدین کشانی سے کسب فیض کیا۔  
یہاں سے آپ واپس اپنے گھر آ گئے اور کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ حج کے ارادے  
سے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ حج سے فراغت کے بعد آپ دمشق میں داخل  
ہوئے۔ دمشق میں آپ نے علماء سے اسباق بھی پڑھے۔

1. بہنا میں تاب کے شمال مغرب میں دودن کی مسافت پر ایک سرسبز و شاداب  
اور انتہائی خوبصورت شہر تھا جس کو فسیل گھیرے ہوئے تھی۔

2. کئی اشام کا انتہائی بلند قلعہ والا شہر تھا۔ ملطیہ سے دودن کی مسافت پر واقع تھا۔

بیت المقدس کی زیارت: ۸۸ھ میں آپ بیت المقدس کی زیارت کے لیے  
گئے۔ جہاں آپ کی ملاقات علامہ علاء الدین سیرامی سے ہوئی۔ اس ملاقات کے  
بارے میں آپ خود لکھتے ہیں۔

”قدمت انالی القدس لزیارة فاجتمعت به و کنت اسمع  
بإدلیشخ ولم ارتبه وفی قلبی اشتیاق عظیم فوجدته افضل الناس



علما واحسن الناس ملقاو حلماود عتني صحبته المنيقه ان اذهب  
المارلديارا لامصرته في خدمتيه ولم يكن ذلك بيالي بل كان في خاضري  
تكميل الزياره والرجوع الى الوطن فلما رائت هذا تركت الوطن والاھل  
و توجهت الديار المصراية بعد اقامتنا في القدس عشرة ايام۔“

ترجمہ: میں بیت المقدس کی زیارت کیلئے حاضر تھا۔ وہاں اجتماع کثیر میں شیخ  
علاء الدین کی آمد کی اطلاع ملی میرے دل میں ان سے ملاقات کا بڑا اشتیاق تھا۔ ان  
سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے مصر چلنے پر اصرار کیا حالانکہ میرا دل وطن کیلئے تڑپ رہا  
تھا لیکن ان کے اصرار پر بیت المقدس میں دس دن ٹھہرنے کے بعد مصر کی طرف کوچ  
کیا۔

دونوں نے مصر پہنچنے کے بعد مدرسہ ظاہریہ البرقویہ میں قیام کیا۔ جہاں شیخ موصوف  
نے امام عینی کو اپنا نائب بنالیا اور امام عینی دن رات ان سے اکتساب کرنے لگے۔

(عقد الجمان ۲۶/۳۱۰-۳۱۱)

مدرسہ ظاہریہ فوقیہ میں قیام کے دوران آپ نے درج ذیل کتب پڑھیں۔

ہدایہ، الکشاف، توضیح تلکوت، شرح التلخیص،

معانی و بیان

قاہرہ ان دنوں مرجع خلائق تھا بڑے بڑے علماء و مشائخ اس شہر میں جلوہ  
افروز تھے امام عینی نے یہاں بڑی مستقل مزاجی سے جو علوم و فنون اپنے دامن میں  
سمیٹے ان کی تفصیل اختصاراً درج ہے۔

امام احمد بن حنبلہ (م ۸۰۹ھ) سے فقہ پڑھی۔

امام سراج الدین بلقینی (م ۸۰۵ھ) سے محاسن الاصطلاح فی علم الحدیث جو کہ انھیں کی

تصنیف ہے پڑھی۔

تقی الدین الدجوی (م ۸۰۹ھ) سے صحاح ستہ کی سماعت کی سوائے نسائی شریف کے۔ الدین العراقی سے (م ۸۰۶ھ) صحیح مسلم، الامام لابن الدقیق اور صحیح بخاری کی سماعت۔ مسند احمد، الداری، مسند عبد بن حمید وغیرہ کی سماعت بھی الزین عراقی کے پاس کی۔ ابن الکویک کے پاس الشفا اول تا آخر پڑھی اور اس کی روایت کی اجازت حاصل کی۔

امام نور الدین لقوی (م ۸۲۷ھ) سے الدار القطنی، سنن الکبریٰ نسائی، التسهیل لابن مالک پڑھیں۔

شرح معانی الآثار للطحاوی اور مصابیح السنہ بغوی تغریبی برمش تبرکمانی سے پڑھیں۔ صحاح ستہ کا سماع جوہری سے امام سراج الدین عم اور حافظ نور الدین نیشی کے پاس کیا۔ ۹۳ھ میں آپ دمشق چلے آئے جہاں النجم ابن الکثک الشافعی سے مدرسہ نوریہ میں صحیح بخاری کی قرأت کی۔

قرآن سے امام عینی کے ایک دوسرے سفر کا بھی پتہ چلتا ہے لیکن اس کی تفصیل مخفی ہیں۔ فقط امام عینی کے اس قول سے اشارہ ملتا ہے جسے آپ نے عمدة القاری کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔ آپ کے الفاظ اس طرح ہیں کہ میں نے شمالی بلاد کی طرف بخاری کی تعلیم کیلئے سفر کیا۔ آنھویں ہجری کے قبل تا کہ صاحبان علم سے اپنا دام بھریوں اور دامن طلب علم کو پھولوں سے سرسبز کر سکوں۔

مدرسہ نوریہ پہلا دارالعلوم ہے جو سلطان نور الدین نے سب سے پہلے تعمیر کروایا۔ اس کے سب سے پہلے شیخ حافظ ابوالقاسم ابن عسا کر تھے پھر بعد میں ان کے

بیٹے القاسم اور زید ابن عسا کر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس میں علم الدین برزانی تدریس فرماتے رہے اور اس کے صحن میں سدا ان کی قبر ہے۔

امام عینی نے اپنی کتاب ”کشف نقناع المزنی“ میں لکھا ہے کہ انھوں نے روم کے شہر قونیہ میں (علامہ جلال الدین انونو متوفی ۶۶۲ھ) کی قبر کی زیارت کی تھی۔

امام عینی نے تحصیل علم میں بڑی صعوبتیں برداشت کیں۔ یہاں تک کہ آپ کو اپنے ہم عصر علما کے حسد کی وجہ سے مدرسہ برقوقیہ چھوڑنا پڑا۔ اس سے آپ بڑے دل برداشتہ ہوئے لیکن شیخ الاسلام علامہ بلقینی نے آپ کی دل بستگی کا سبابان بڑی شفقت سے کیا۔ امام عینی نے مدرسہ چھوڑنے کا واقعہ ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

”میں اپنی خدمات بڑی دل کی لگن سے انجام دے رہا تھا کہ اسی دوران شیخ علماء الدین سیرامی علیہ الرحمۃ کا انتقال ہو گیا۔ اس سبب سے میں نے یہاں سے جانے کا ارادہ کیا۔ شیخ جبرکس الخلیلی نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا اور بنے شیخ کی آمد تک یہ سلسلہ موخر کر دیا گیا۔ میں دو ماہ تک درس و تدریس میں مشغول رہا یہ سارا شغل علامہ سیرامی کی مکان پر ہوتا تھا۔ بعض خادمین مدرسہ نے علامہ خلیلی کے پاس میرے خلاف باتیں کیں جس سے میرے اور علامہ خلیلی کے درمیان محبت کو کم کر دیا یہاں تک کہ علامہ خلیلی نے مجھے مدرسہ اور مصر چھوڑنے کا حکم صادر کر دیا۔ علامہ بلقینی کو معاملے کا علم ہوا تو آپ نے علامہ خلیلی کو سمجھایا کہ تم کیسے آدمی ہو کہ اہل علم کو اپنے آپ سے دور بھگا رہے ہو حالانکہ لوگ اہل علم کو قریب لانے کیلئے سوسو جتن کرتے ہیں بعد ازاں علامہ خلیلی نے اپنے فعل پر شرمندگی کا اظہار کیا اور مجھ سے معذرت کی اسی واقعہ کو آپ نے



کنز الدقائق کے مقدمے میں بھی ذکر کیا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں مجھ پر مشکلات کے پہاڑ توڑے گئے لیکن میں سوچتا تھا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو میں راضی برضا ہوں کیونکہ لوگ تو ہمیشہ قیل وقال میں مصروف رہتے ہیں۔“

اس فضا میں علامہ عینی زیادہ عرصہ قاہرہ میں نہ ٹھہر سکے اور کچھ عرصہ آپ اپنے شہر عین تاب واپس لوٹ آئے۔ عین تاب آنے کے بعد آپ کا ارادہ پھر قاہرہ جانے کا نہ تھا لیکن کچھ عرصہ بعد آپ نے پھر قاہرہ کیلئے رخت سفر باندھ لیا کیونکہ عین تاب میں بھی فضا کچھ زیادہ سازگار نہ تھی اس کا تفصیلی سبب تو معلوم نہیں لیکن امام عینی نے اپنی تاریخ میں فقط اتنا بیان کیا ہے کہ جب دوبارہ قاہرہ میں داخل ہوئے تو آپ نے وہاں لوگوں کو فقط جمعہ کے اجتماع میں خطاب کرتے رہنا معمول بنالیا تھا۔

۹۲ھ میں منطاش الاشرافی نے سلطنت برقوق پر حملہ کر دیا اس حملے میں بعض دوسرے ممالک بھی اس کے ساتھ تھے۔ انھوں نے عین تاب کا محاصرہ کر لیا جبکہ امام عینی شہر میں موجود تھے۔

امام عینی کی تعلیمی مصروفیات: ۸۱۹ھ میں المدرستہ المویدة کی

قاہرہ میں بنیاد رکھی گئی تو امام عینی اس میں پہلے استاد حدیث مقرر ہوئے اور کچھ عرصہ تدریس فرمائی۔ بعد ازاں مدرسہ محمودیہ (جس کا نام ان دنوں الجامع الکریدی ہے) میں فقہ کی تدریس فرمائی۔ امام عینی نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود ان مدارس میں بخاری، مسلم، مصابیح السنۃ، ودیگر کتب حدیث کی تدریس فرمائی۔ فقہ میں مجمع البحرین، نحو میں شواہد الکبریٰ والضرعی، صرف میں التصریف العزی، ادب میں مقامات اور

تاریخ میں بھی بعض طلبہ کو اسباق پڑھائے۔ اس کی شہادت آپ کے تلامذہ کے بیانات سے ملتی ہے۔

امام عینی کی سیاسی خدمات: امام عینی کچھ عرصہ درس و تدریس فرماتے رہے لیکن بعد میں آپ نے تین اہم عہدوں پر کام کیا۔ وہ عہدے درج ذیل ہیں۔

1. الحسبہ
2. نظر الاحباس
3. قضاء القضاة

الحسبہ: اس عہدے کے بارے میں ابوالعباس احمد بن علی القلعششدی اپنی کتاب ”صبح الاشی فی صناعة الانشا“ میں لکھتے ہیں کہ یہ بڑا عظیم الشان منصب تھا۔ جو امر دینی اور معاشی اصلاح کیلئے قائم کیا گیا تھا۔ یہ عہدہ تنباویز پیش کرتا تھا جن سے ملک میں معاشی استحکام کی راہیں تلاش کی جاتی تھیں۔

نظر الاحباس: اس محکمے کے ذمے مصری دیہات میں قائم شدہ مدارس کو اخراجات فراہم کرنا تھا۔ مساجد کی تعمیر و مرمت اور صدقہ و خیرات کی وصولی بھی اس محکمے کے سپرد تھی۔ اس عہدے کی ابتدا حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمائی تھی۔ آج کی اصلاح میں اسے وزارت اوقاف کہا جاتا ہے۔

قضاء القضاة: اس محکمے کا کام مقدمات کے فیصلے اور احکام شریعہ کی تنفیذ کرنا تھا۔ پورے مصر میں یہ عہدہ بڑا جلیل القدر عہدہ سمجھا جاتا تھا۔

امام عینی کے تقرر کی وجہ یہ تھی کہ اس سے قبل جن لوگوں کو ان عہدوں پر فائز کیا گیا تھا ان میں سے اکثر رشوت لینے کے جرم میں نکال دیے گئے تھے۔

”فضاء دمشق“ نامی کتاب میں ان لوگوں کے اسما، محفوظ ہیں جو ان عہدوں سے مختلف الزامات کے تحت نکالے گئے تھے۔

اصل الدین اسلمی، محمد الشاذلی، ستم الدین حنائی، عمر بن موسیٰ بن الحسن السراج القرشی المعروف ابن الحمصی اور جلال الدین بن بدر الدین بن ہرمز مختلف الزامات کے ثبوت کے بعد نکالے گئے تھے۔

امام عینی کے تقرر کا دلچسپ واقعہ: علی بن داؤد اسیر فی اپنی کتاب ”غزبۃ النفوس والا بدان“ میں لکھتے ہیں۔

جب کئی افراد اس عہدے کے تقاضوں کو پورا کرنے میں ناکام رہے تو سلطان نے امام عینی کے تقرر کی خواہش کا اظہار کیا۔ جب ابن الباززی نے سنا تو اس کو یہ بات بڑی کراں گزری۔ اس نے اپنے مناصبتین: شول ابراہیم بن حسام جندی کو اس عہدے کے حصول میں مشغول کر دیا۔ اور اسے پیسے دیکر ایک خط سلطان کو لکھوایا۔ لیکن سلطان کا جواب وہی تھا۔ یعنی اس نے کہا ”لقد عینت هذه الوظيفة للقاضي بدر الدین العینی“ اس طرح امام عینی کا تقرر ہوا۔

امام عینی نے ان عہدوں پر اتنی ایمانداری سے کام کیا کہ اس کی مثال پہلے نہ ملی تھی۔ آپ نے کئی دفعہ استعفیٰ بھی دیا لیکن مجبور کرنے پر دوبارہ کام کرتے رہے۔ وجہ یہ تھی کہ امام عینی کی ساری زندگی ان برائیوں کے خلاف جہاد کرتے گزری تھی۔ رشوة کے بارے میں آپ فرماتے ہیں۔

وهذه ثلثة في الاسلام وماذا ان الا من اشراط ساعة وقد لعن

صاحب الشرع المرشاة في الامور الدينية۔



ترجمہ: یعنی رشوت لینا اسلام میں حرام ہے اور یہ قیامت کی شرطوں میں سے ایک ہے حضور علیہ السلام نے امور دین میں رشوت کے مرتکب پر لعنت فرمائی ہے۔ آپ کی امانت و دیانت کو کسی نے بھی طعن کا باعث نہیں بنایا حالانکہ مقریزی ابن حجر جیسے افراد بھی اس معاملے میں آپ پر مطمئن نظر آتے ہیں۔ مقریزی وہ شخص ہیں جن معزولی کے بعد آپ الحسبہ کے عہدے پر متمکن ہوئے تھے۔

آپ نے ولایت الحسبہ کا عہدہ ۸۰۱ھ میں قبول کیا پھر ایک مہینے بعد چھوڑ دیا پھر ۸۰۶ھ میں قبول کیا اور ۸۴۷ھ میں چھوڑ دیا۔ نظر الاحباس کی حیثیت سے آپ کا تقرر ۸۰۴ھ میں ہوا ۸۵۳ھ تک آپ کے پاس موجود رہا۔

قاضی القضاۃ کی حیثیت سے آپ نے ۸۲۹ھ سے ۸۳۳ھ تک کام کیا۔ دوسری مرتبہ ۸۲۷ھ سے ۸۴۲ھ تک یہ خدمات سرانجام دیتے رہے امام عینی کی عہدہ ولایت حسبہ کی مدت کا جدول اس طرح سامنے آتا ہے۔

۸۰۱	ذی الحجہ	مقریزی کی جگہ عہدہ حسبہ آپ پر مقرر ہوئے
۸۰۲	الثانی من المحرم	جلال الدین الطنبی آپ کی جگہ مقرر ہوئے
۸۰۲	۱۴ ربیع الاخر	دوبارہ اسطبدی کی جگہ آپ
۸۰۲	۱۶ جمادی الاخریٰ	آپ نے استعفیٰ دیا اور مقریزی آپ کی جگہ آئے
۸۰۳	۱۴ ربیع الاخریٰ	ابن النجاشی کی جگہ
۸۰۳	۷ جمادی الاخریٰ	ابن النجاشی آپ کی جگہ
۸۱۹	۱۴ ربیع الاخریٰ	ابن النجاشی کی جگہ آپ
۸۲۵	۲۱ شعبان	محمد بن شعبان آپ کی جگہ

۸۲۹ ۱۱ محرم \_\_\_\_\_ صدرالدین بن الحجی کی جگہ امام عینی

۸۳۳ ۱۴ ربیع الثانی \_\_\_\_\_ آپ کی جگہ ایماں الشمانی

۸۳۵ ۱۳ اول رجب \_\_\_\_\_ ایماں الشمانی کی جگہ امام عینی

۸۳۵ اول رجب \_\_\_\_\_ بدرالدین ابن نظر اللہ آپ کی جگہ

۸۳۴ ۷ ربیع الاخریٰ \_\_\_\_\_ لیلیٰ بن خراسانی نصر اللہ کی جگہ

۸۳۶ ۲۹ شوال \_\_\_\_\_ علی یار خراسانی کی جگہ امام عینی

۸۳۷ ۱۲ صفر \_\_\_\_\_ آپ کی جگہ علی یار خراسانی

اس جدول الحسبہ کی تفصیل مع مدۃ اشغال امام عینی کے ساتھ دوسرے عہدہ داروں کی تفصیل بھی آگئی ہے۔

نظر الاحباس کا عہدہ بغیر کسی وقفہ کے ۳۶ برس تک آپ کے پاس رہا۔ عہدہ قاضی القضاۃ پہلے چار سال اور دوسری مرتبہ آٹھ سال آپ کے پاس رہا۔

امام عینی کا عہدہ حسبہ کی سربراہی سے استعفیٰ

امام عینی کے استعفیٰ کی وجہ امام مقریزی نے اپنی کتاب ”السلوک“ میں اور

حافظ ابن حجر نے ”انباء الغمر“ میں بیان کی ہے لیکن اس کو تفصیل کے ساتھ خود امام موصوف نے بیان کیا ہے۔ انہی کے بیان کو یہاں نقل کیا جاتا ہے امام عینی لکھتے ہیں۔

ایک دفعہ بیت المال میں کپاس کی چھ ہزار گانٹھیں اور اتنے ہی پٹے موجود

تھے۔ ان میں سے ایک اردف (مصری اصطلاح) کی قیمت ۳۵ درہم تھی۔ تو اہمیتش

نے ان اجناس کو فی اردف 60 درہم فروخت کرنے کا حکم صادر کیا تو میں نے اس کی مخالفت کی اور اسے مارکیٹ ریٹ کے متعلق تفصیلاً بتایا لیکن اس پر لالچ کا اتنا غلبہ تھا کہ اس نے اخلاقی حدود کا بھی خیال نہ کیا۔

اس پاکیزہ موقف کی بنا پر امام عینی کو عہدہ چھوڑنا پڑا کیونکہ آپ قیمت میں گرائی کو عوام کے لیے مضر سمجھتے تھے۔  
دوسری دفعہ کے متعلق امام عینی لکھتے ہیں۔

مجھے سلطان نے طلب کیا اور جب قبول کرنے کی استدعا کی۔ میں نے بڑی عاجزی سے معذرت چاہی اور عرض کی کہ زمانہ بڑا عجیب آگیا ہے اس دور میں اس عہدہ پر کام کرنا میرے لیے بڑا مشکل ہے۔ سلطان نے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ آپ فکر نہ کریں میں ہر معاملے میں آپ کا دفاع کروں گا۔ ایسے میں حاضرین نے بھی اسی پر زور دیا کہ مجھے سلطان کی درخواست قبول کر لینی چاہیے۔ اسی حالت میں محفل درخواست ہو گئی اور میں واپس آ گیا۔

دوسری بار پھر سلطان کے اصرار پر امام نے عہدہ حسبہ پر کام کرنا قبول کیا۔ لیکن کچھ عرصے بعد پھر آپ کی طبیعت اس سے اکتا گئی کیونکہ آپ کی باتوں کو قابلِ نفاذ بنانے میں لوگ کوتاہی کرتے تھے۔ آپ لکھتے ہیں۔

اس بات نے مجھے انتہائی دکھ پہنچایا کہ میں تو عوام کی فلاح کیلئے رات دن کوشاں رہوں اور دوسرے میرے ساتھی بے ایمانیوں کی بنا پر اپنے دامن میں جہنم کی آگ بھرتے رہیں میں نے اس راستے میں اتنی مصیبت جھیلی کہ راتیں سفر میں گزر جاتی آرام و سکون جاتا رہا۔ لیکن جب اپنے محکمے پر نظر ڈالتا ہر کوئی وراثی و مرثی



نظر آتا اس بنا پر میں نے اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

ابن حجر نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کی غلطی کی سزا امام عینی کو عوامی رد عمل کی صورت میں بھگتنی پڑی۔ کیونکہ قلعہ کے باہر عوام آپ کو مارنے کے لیے دوڑ پڑے تھے لیکن سلطان نے انھیں گرفت میں کر کے سخت سزائیں دیں۔ مقریزی نے قیمتوں کی گرانی کا ذمہ دار امام کو ٹھہرایا تھا لیکن ہم ان کی باتوں کو قبول نہیں کر سکتے کیونکہ یہ باتیں اور کسی نے نقل نہیں کیں۔ کیونکہ قاضی القضاء کا عہدہ اس ان کی باتوں کو ماننے کی اجازت نہیں دیتا۔ ایک غیر مقبول آدمی اس عہدہ پر کیسے قبول کیا جاسکتا تھا۔ جبکہ امام عینی بعد میں عہدہ قضا پر فائز ہوئے۔ آپ کے شاگرد ابن قسری بردی ”المہمل الصافی“ میں لکھتے ہیں۔

امام عینی نے تمام آلائشوں سے پاک زندگی گزاری اور ان کی عظمت علمی کو ہر شخص سلام پیش کرتا تھا۔ یہاں تک کہ سلطان خود آپ کے عقیدت مندوں میں شامل تھا۔

امام سخاوی نے عہدہ قضا کی تقریب کا احوال اس طرح تحریر کیا ہے۔ مدرسہ شیخونہ کے شیخ کی وفات کے بعد قاضی کی تقرری ایک اہم مسئلہ تھا۔ لوگ قاضی زین الدین القسینی کی بدلی ان کو قاضی مقرر کرانے کیلئے پوری طرح سرگرم تھے۔ سلطان نے رات کو امام عینی کو ایک لباس دیا اور صبح محفل میں آتے وقت زیب تن کرنے کیلئے کہا۔ امام عینی اصل بات سے لاعلم تھے امام عینی صبح جب محفل میں آئے تو وہاں ان کا استقبال قاضی کی حیثیت سے کیا گیا کیونکہ وہ لباس قاضی کا لباس تھا۔ اس طرح آپ قاضی مقرر ہو گئے۔

امام عینی کے ہم عصر فرماں روائے مصر

امام عینی نے 9 فرماں رواؤں کے ساتھ وقت گزارا

1. الملک الطاہر برقوق ۷۷۸ھ تا ۸۰۱ھ
2. الملک ابوالسعادات فرج بن برقوق ۸۰۱ھ تا ۸۰۸ھ
3. المنصور ۸۱۵ھ تک
4. الملک المودیش ۸۲۳ھ تک
5. الظاہر ططر چند دن تک
6. محمد الملک الصالح ۸۲۵ھ تک
7. الدسرف برسبای ۸۳۱ھ تک
8. یوسف ۸۳۲ھ تک
9. الظاہر قہمق ۸۵۷ھ تک

اور قاضی زین الدین اتقیبی کو مدرسہ الشیخو نیہ میں بھیج دیا گیا کیونکہ ایک آدمی دو عہدوں کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا تھا۔

شاہ رخ بن تیمور لنگ کی نذر اور عینی اور ابن حجر میں مکالمہ۔

۸۳۸ھ میں شاہ رخ بن تیمور لنگ نے سلطان اشرف برسای سلطان اشرف چاروں قاضی اکٹھے کر کے ان کی رائے طلب کی۔ تو امام عینی کی رائے یہ تھی کہ اس کی نذر منعقد نہیں ہوئی۔ حافظ ابن حجر نے اپنی رائے دی کہ یہ نذر جائز ہی نہیں کیونکہ یہ فقط ناظر الحرمین کے لیے جائز ہے۔ تو مجلس نے امام عینی کی رائے پر فیصلہ دے دیا۔

سلطان اشرف اکثر یہ جملہ امام عینی کے بارے میں کہتے تھے ملک الموید نے امام عینی کو آزمایا بھی تھا کہ کسی طرح امام کے اندر جھانک سکوں لیکن سوائے شرمندگی کے کچھ ہاتھ نہ آیا بلکہ دل میں آپ کی محبت عقیدت میں بدل گئی۔ اس نے آپ کو جامعہ المویدہ میں درس حدیث دینے پر آمادہ کیا۔ اس نے کئی دفعہ آپ کو اپنا نمائندہ بنا کر ملک کے مختلف حصوں میں بھیجا حسن میں محمد پاک بن فرحان کو فرماں سلطنت کی رو سے گواند کی تقرری خصوصاً قابل ذکر ہے۔ اظہار ططر کا دور حکومت اگرچہ طویل نہ تھا لیکن آپ کی کرامت کا شہرہ بہت زیادہ تھا۔

اشرف برسبائی تو کئی سفروں میں آپ کو ساتھ لے کر گیا۔ البیرہ کے سفر میں دونوں ساتھ ساتھ تھے۔ اشرف برسبائی کئی معاملات میں آپ کے مشوروں پر عمل کرتا تھا۔ اس معاملے میں امام عینی کے شاگرد ابن تفری بردی نمبر پر آتے ہیں۔ مسئلہ الکسوف کی وجہ سے شاہ رخ کے دل میں امام عینی کی بہت عزت بڑھ گئی تھی۔

امام عینی کے زمانے میں یہ دستور چلا آ رہا تھا کہ بادشاہ ایک سالانہ محفل منعقد کرتا جس میں علماء میں سے کوئی فاضل اجل پچھلے سال کی حاکم کی بے اصولیوں کی نشاندہی کرتا اور ساتھ عمائدین سلطنت بشمول بادشاہ کے پند و نصائح پر مشتمل کتاب پڑھ کر سنا تا امام عینی کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام بخشا کہ انھوں نے تین کتب بادشاہوں کو بالترتیب لکھ کر بھیجیں جو پند و نصائح سے بھرپور تھیں۔

امام عینی کا پہلا رابطہ جس واسطے سے پہلی دفعہ الملک برقوق کے ساتھ ہوا وہ بھی خاصا دلچسپ ہے۔ برقوق کو کوئی مسئلہ درپیش تھا جس کے حل میں کافی علماء سے رابطے کر چکا تھا۔ لیکن ابھی تشنگی باقی تھی۔ اس دوران امام عینی کی کتاب ”العلم الہیب



فی شرح الکلم الطیب، پڑھی تو دل و دماغ روشنی سے بھر گیا پھر اس نے امام موصوف سے رابطہ کیا۔

اشرف برہان کے خوشامدنی، سری خصوصاً زین العابدین علیہ السلام وغیرہ ہر وقت تعریفیں کر کے بادشاہ کا دماغ روشن پرچہ بنے رہے، فقہ امام عینی تھے جو اس کو ٹوکتے۔ اس کو سابقہ حکمرانوں کے انجام سناتے تاریخ بتاتے اور ان کی اچھی باتوں کو بادشاہ کے کانوں میں ڈالتے رہتے اور بری باتوں کا انجام بھی اسے بتا دیتے۔

مصالح المسلمین کو ذہن نشین کروانے اور جنگوں میں امان و سلوک کی اہمیت پر زور دیتے اور مظالم سے روکتے۔ سلطان اشرف بھی آپ کی باتوں کو توجہ سے سنتا اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا۔ سلطان اشرف اپنے امراء کو اکثر کہتا

لولا القاضی العینی ما حسن اسلامنا ولا عرضنا کیف سیر فی المملکۃ

ترجمہ: اگر قاضی عینی نہ ہوتے تو ہم اچھے مسلمان نہ بن سکتے تھے اور نہ جانتے کہ مملکت کیسے چلائی جاتی ہے۔

سلطان اشرف آپ سے بہت زیادہ متاثر تھا وجہ یہ تھی کہ اس کو صغریٰ میں تخت پر بٹھادیا گیا تھا جبکہ علمی طور پر بھی ایک کمزور آدمی تھا۔ ایسے عالم میں فقط امام عینی کی ذات ایسی تھی جس نے اس میں اعتماد پیدا کرنے کے ساتھ سیاسی بصیرت کی تعلیم بھی دی۔ بعض معاملات میں جب اس کی عقل تدبیر معاملات میں عاجز آ جاتی تو وہ خود آپ سے مشورہ کرتا جیسا کہ اس نے قبرس اور قابل کی جنگوں میں فوج بھیجنے یا نہ بھیجنے کا مشورہ کیا تو امام عینی نے اسے فقط قبرس میں جم کر لڑنے کا مشورہ دیا۔

(انجوم الزاہرہ ۱۱۵/۱۱۰)

بعض لوگ امام عینی کے تعلقاتِ مملوک پر اعتراض کرتے تو امام عینی کا جواب ان الفاظ میں ہوتا۔

اذا صلح صلح الشعب اذا فسد فسد الشعب

ترجمہ: جب بادشاہ سدھر جائے تو قوم سدھر جاتی ہے اور جب بادشاہ بگڑ جائے تو قوم بگڑ جاتی ہے۔

ابن قسری بردی لکھتے ہیں۔

سلطان اشرف کے دربار میں سیف الدین شرفی نامی آدمی تھا۔ جو بادشاہ کے بڑا قریب سمجھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کا انکار بادشاہ کا انکار بن جاتا تھا۔ ایک دفعہ سیف الدین اشرفی کی موجودگی میں بادشاہ نے امام عینی سے کوئی ایسی نصیحت چاہی جو تمام کیلئے فائدہ مند ہو۔ امام عینی نے شراب کی برائیوں اور کتاب و سنت سے اخذ کردہ دلائل سے اتنی شدید مذمت بیان کی کہ تمام لوگ سمجھے کہ بادشاہ غصہ کرے گا لیکن محفل کے اختتام پر سلطان اشرف نے فقط اتنا کہا کہ قاضی صاحب جتنی مذمت آپ نے شراب کی بیان کی ہے اتنی ہی مذمت کسی دن رشوت کی بھی ضرور کریں یہ سن کر تمام مسکرانے لگے سیف الدین اشرفی کو یہ باتیں پسند نہ آئی تھیں۔ لیکن امام عینی احقاقِ حق اور ابطالِ باطل میں کسی کی پسند و ناپسند کا خیال رکھنے والے ہرگز نہ تھے بلکہ آپ کو فقط اللہ و رسول کی رضا کا خیال رہتا تھا۔

سلطان اشرف آپ سے عبادات کے مسائل میں بھی رجوع کرتا تو آپ اسے اسکی فہم کے مطابق جواب دیتے۔  
امام عینی غیرتِ علم میں بے مثل آدمی تھے۔

حافظ ابن حجر شوافع کے قاضی تھے جبکہ احناف کے قاضی سعد الدین الدیری تھے یہ دونوں بادشاہ کے پاس دو دو اور بعض اوقات تین تین دفعہ حاضری دیتے تھے۔ امام عینی نے انھیں فرمایا کہ یہ کام وہ لوگ طلب مناصب کیلئے کرتے ہیں اور درجات میں بلندی کے لیے کرتے ہیں تو یہ علم کی حرمت کے منافی ایسا نہ چاہیے کیونکہ ایسا کام فقہا کی علمی طور پر نقصان دہ ہوتا ہے۔

امام سخاوی نے اس واقعہ کو غلط کہا ہے فرماتے ہیں کہ اس فقرے کی نسبت امام عینی کی طرف کرنا غلط ہے کیونکہ آپ تو خود بادشاہ کے پاس جاتے تھے۔ لہذا ہمیں حافظ ابن حجر اور تمام کی نسبت حسن ظن سے کام لینا چاہیے۔ بعض لوگوں نے امام عینی کی طرف ایک واقعہ کی نسبت کی ہے۔

ایک دفعہ محمد بن احمد بن ابراہیم داد و شرف ابی المعانی (المتوفی ۸۷۳ھ) نے سلطان اشرف کو مخاطب کر کے یہ آیت پڑھی۔ ”یا داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی“ بادشاہ نے امام عینی کی طرف دیکھا تو امام نے شرف سے کہا کہ بادشاہ کو مخاطب کر کے ایسی آیت نہ پڑھنی چاہیے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے اس کو سزا دی جو کہ امام کی موجودگی میں دی گئی۔ اس بات کی تکذیب کے دلائل۔

یہ واقعہ السیف المھند للعینی کے مصنف نے لکھا ہے۔ جبکہ خود اس کے قول کے مطابق امام عینی کے عہدہ حبس ۸۴۲ھ تک ہے بعد میں آپ نے کوئی وظیفہ قبول نہ کیا بلکہ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔

دو غلطیاں: اس بات میں بھی دو چیزیں غلط ہیں



1. امام عینی کا عہدہ حسبہ پر ملازمت ۸۳۷ھ تک ہے نہ کہ ۸۳۲ھ
2. امام عینی ۸۵۳ھ تک مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قطعاً غلط ہے۔

## امام عینی کے اہم تلامذہ

امام عینی کے تلامذہ میں بڑے بڑے نامور لوگ شامل ہیں جنہوں نے حدیث، فقہ، اصول میں اتنا نام، کیا کہ اپنے اپنے میدان میں امام کہلائے۔ ان میں فقط احناف ہی نہیں بلکہ دوسرے مذاہب ثلاثہ کے تلامذہ بھی شامل ہیں امام کے تلامذہ میں مصری، شامی، حجازی اور بعض مغربی ممالک کے کثیر طلبہ شامل ہیں۔

امام عینی نے تقریباً چھتیس سال فقط حدیث پاک کی تدریس کرتے ہوئے گزارے۔ خصوصی طور پر آپ نے حدیث پاک کو ترجیح دی۔ دوسرے علوم میں تاریخ و نحو، ادب فقہ عروض وغیرہ میں بھی آپ نے تدریس کی۔ کام یہی رہا ہاں البتہ مدارس کے نام بدلتے رہے۔ امام عینی کے تلامذہ کی تعداد کا احصا ناممکن ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس فقط وہ نام ہیں جنکا تذکرہ امام نے خود یا دوسرے لوگوں نے اپنی کتابوں میں کیا اس دور کی کتب کے مطالعہ سے یہ بات بڑی دلچسپ سامنے آتی ہے کہ اکثر لوگوں نے اپنی کتب میں فقط دو افراد کا زیادہ سے زیادہ تذکرہ کیا۔ ان میں امام عینی اور دوسرے حافظ ابن حجر ہیں۔ ان دونوں بزرگوں میں بڑے دلچسپ انداز میں مقابلہ بازی کرانے کی کوشش بھی کی ہے۔ تلامذہ کی تعداد میں بھی تقابل موجود ہے لیکن ہم اس سے صرف نظر کرتے ہوئے فقط اتنا واضح کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر اور امام عینی دونوں کی حیثیت اپنے اپنے میدان میں مسلم ہے لہذا مشترک میدان میں ہم مستقل گفتگو کریں گے۔

## امام عینی کے تلامذہ

1. امام ابن حمام
  2. امام سخاوی
  3. ابو الفضل العسقلانی
  4. طنبوئی
  5. ابو البركات عسقلانی
  6. ابن تغری بردی
  7. نور الدین دکنادی
  8. حجازی
- یہ وہ صاحب تصانیف تلامذہ ہیں جو اپنے اپنے فن میں بلاشبہ امام کے درجے پر فائز  
تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو (الضوء الامع، 1/8 تا 320)

ہم صرف دو کا ذکر کرتے ہیں



## کمال الدین ابن الہمام

نام۔ محمد بن عبدالواحد بن عبد الحمید بن مسعود ایسوا سی الحنفی المعروف کمال الدین

بن الہمام

احناف کے نمایاں ترین فرد کمال الدین ابن الہمام کسی تعارف کے محتاج نہیں کیونکہ ان کی کتب ہر طبقہ زندگی میں معروف ہیں۔ سرخیل فقہاء میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ آپ کے والد روم کے شہر ایسواس میں قاضی تھے۔ پھر اسکندریہ میں قاضی رہے۔ آپ کی عمر بھی دس سال تھی آپ کے والد کا انتقال ہو گیا اور اس طرح آپ اپنے نانا کی نگرانی میں آ گئے۔ ابن الہمام نے فقہ کی تدریس مدرسہ منصوریہ، قہہ صالح اشرفیہ، شیخونہ میں کی۔ آپ عربی فارسی اور ترکی زبان مثل مادری زبان کے رواں بولنے کی قدرت رکھتے تھے۔ حج کیا آپ زمزم پیا اور دیگر سعادتیں حاصل کی۔ ان کی وفات حقیقت اسلام پر ہوئی۔

آپ دیانات، تفسیر، فقہ، اصول، فرائض، حساب، تقوٰف، نحو، صرف، بیان بدیع، منطق، جدل، ادب موسیقی اور بہت سے علوم و فنون کے مجمع تھے۔

آپ جب امام عینی کے پاس حاضر ہوئے تو اپنے دقیق ترین خیالات امام کو سناتے تو امام ان کے جوابات دوستانہ انداز میں دیتے۔

ابن الہمام نے امام عینی کے علاوہ جن اساتذہ سے مختلف علوم و فنون تکمیل کی ان میں

علامہ سراج

شمس الدین باطنی، شمس الدین الزاریتی، جلال الدین الہندی، یوسف الحمیدی، ابو ز

رد العراقی، ابن حجر شامل ہیں۔

امام عینی سے ان کا رابطہ کافی عرصہ رہا کیونکہ مدرسہ المودیدیہ میں آپ حدیث پاک کے سوال و جواب سے معمور تقریر کیا کرتے تھے۔ امام عینی سے آپ نے ”دوادین سبع فی اشعار العرب“ سبقتا پڑھی۔

ان کے تلامذہ میں احناف تقی الشمسی، قاسم بن قطلوبغا، سیف الدین قطلوبغا، شوافع میں ابن خضر، المناوی الورودی، مالکیہ میں عبادۃ طاہر، القراخی، حنابلہ میں جمال ابن ہشام۔ علامہ سیوطی کے اساتذہ میں یہ ایک ہیں۔

امام عینی ان کی وقت نظر کے بڑے قائل تھے۔ ان کے متعلق آتا ہے کہ ان کو جب پتہ چلتا کہ آپ آنے والے ہیں۔ تو تمام اسباق بند کر دیتے تھے اور فقط آپ سے گفتگو کرتے اور سنتے تھے۔ بہت سے علما مناظرے میں آپ کو حکم مقرر کرتے۔ اسباطی اور العلانجاری کے درمیان مناظرے میں آپ حاکم تھے دوسرے ابن الغارض تھے۔ بلکہ آپ کے متعلق کہا جاتا تھا ”انہ حکم العلماء“ وہ تو علما کے بھی حکم ہیں۔

اسباطی کے بقول ”وہو يصلح ان یکون شیخا“۔ وہ تو شیخ کہلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بالجملہ ابن الھمام صلاح، زہد، تحقیق و تدقیق میں بے مثل تھے۔ یہ بات ان کی کتب کے قاری پر روشن ہے کہ آپ کو اصول و فروع میں ید طولی حاصل تھا۔ آپ کی وفات ۸۶۱ھ میں ہوئی۔ ایسا مجمع الصفات آدمی بعد کی تاریخ میں نظر نہیں آتا۔

تصانیف:

1. شرح الھدایہ۔ فتح القدیر

2. المسامرة في العقائد المنجية من الاخرة
3. التحرير في اصول الفقه
4. زاد الفقير في الفقه
5. رسالة في اعراب سبحان والحمد لله
6. ايضاح البديع لابن الساعاتي وغيره



## امام سخاوی

۲۔

نام۔ محمد بن عبدالرحمن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد شمس الدین ابوالخیر  
السخاوی القاہری الشافعی۔

ولادت۔ ربیع الاول ۸۳۱ھ

آپ نے صغیر سنی میں ہی قرآن حفظ کر لیا۔ اس کے علاوہ آپ نے عمدۃ  
الاحکام، المنہاج، القیر ابن مالک، اضیہ عراقی شاطبیہ، تختہ الفکر اور اسی طرح دیگر کئی  
کتب حفظ کر چکے تھے حالانکہ آپ کی عمر کے بچے ابھی گلیوں میں کھیلتے نظر آتے تھے۔

امام سخاوی نے امام عینی کے علاوہ جن اساتذہ سے پڑھا ان کے نام درج ہیں۔  
محب بن نصیر اللہ، جمال عبداللہ الزیتونی، زین رضوان الفقی، برہان بن خضر، تقی الدین  
اشمئی، ابن قطلوبغا، ابن حجر وغیرہ ہیں۔

امام عینی سے کسب فیض کرنے کے متعلق اپنے تاثرات علامہ سخاوی ان الفاظ میں بیان  
کرتے ہیں۔

انه حوى فوائد كثيرة و زوائد عزيزة و ابرز مخدرات المعاني

بموضحات البيان حتى جعل ماخفى كالعيان ، فدل على ان منشئه ممن  
يخوض فى بحار العلوم و يستخرج من جدها المنشور والمنظوم و ممن له  
يد طولى فى بدائع التراكيب و تصرفات بليغة فى ضنائف التراتيب زاده الله  
تعالى و فضلاً ينوق له على انظاره و تسمو به فى سماء قريحة قوة افكاره  
انه على ذلك قدير و بالاجابة جدير۔ (الضوالا مع ج ۸ ص ۳۵)

امام سخاوی نے الکاملیہ کی دارالحدیث، الفاضلیہ اور المکتبہ الترمذیہ میں تدریس فرمائی۔  
۸۷۰ھ میں حج کیا اور بیس مقدس مقامات پر اپنی بعض تصانیف مکمل کیں۔

امام سخاوی نے سب سے زیادہ اخذ و استفادہ حافظ ابن حجر سے کیا۔ حافظ ابن حجر کا معمول تھا کہ وہ اپنے خادم کو بھیج کر انھیں بلا کر اسباق پڑھاتے تھے۔

مکہ میں بیعت اللہ، حجر، غار ثور، صبل، حراء، بعرانہ منی، مسجد حنیف میں ایک عرصہ ٹھہرے اور وظائف میں مشغول رہے۔ دمیاطی اسکندریہ، بعلبک، حلب، دمشق، خلیل بیعت المقدس اور کئی دوسرے مقامات کی طرف سفر کیے ان سے کثیر تعداد میں لوگوں نے استفادہ کیا۔ ان کی اپنے ہم عصر علماء سے کافی علمی بحثیں ہوتی رہیں۔

آپ اپنے علم و فن کے ایسے ماہر تھے کہ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں آپ تفسیر و فقہ لغۃ و ادب اور تاریخ میں بے بدل عالم تھے۔ جرح و تعدیل تو آپ پر ختم ہو گئی آپ نے ۹۰۲ھ میں وفات پائی۔

امام عینی کی جو کتب میری نظر سے گزری ہیں میں نے انھیں حسن ترتیب و توثیق اور زبان و بیان کے اعتبار سے ممتاز پایا ہے۔ تاہم امام عینی اپنے مذہب حنفی کا دفاع جا بجا کرتے نظر آتے ہیں لیکن دوسرے مذاہب کا احترام ان کے لہجے سے صاف نظر آتا ہے ان کی آراء و دلائل کا تفصیلًا تذکرہ کرتے ہیں۔ آئینہ صفحات میں تاریخ کی ترتیب سے کتب پر تبصرہ آپ کی نظر کا طالب ہوگا۔

## تالیفاتِ امام عینی

امام عینی جیسا کثیر التصانیف شخص ان کے زمانے میں کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔ امام سخاوی لکھتے ہیں کہ امام عینی کی کتب حجم کے اعتبار سے زیادہ ہیں آپ کی کتب کی تفصیل انھوں نے کچھ نہ کچھ دی ہے لیکن ان کی کتب کی اصل تفصیل امام عینی نے اپنی کتاب ”کشف القناع للمزنی“ میں ذکر کی ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے اپنی مطبوعہ وغیر مطبوعہ دونوں قسم کی کتب کا تذکرہ تفصیلاً کیا ہے۔

امام عینی بہت ہی سرلیع الخط تھے۔ اس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ انھوں نے قدوری شریف کی کتابت ایک رات میں مکمل کر لی تھی (الفوائد للہکنوی ۳۴)

امام عینی نے فقط نثر ہی نہیں بلکہ نظم بھی لکھی تاہم ان کی نثر نظم سے زیادہ ہے اور زیادہ مرتب ہوئی۔ تاہم ذائقے کیلئے چند اشعار درج ہیں۔ ہم صرف چند وہ اشعار نقل کرتے ہیں۔ جن میں امام عینی نے اپنے آقا حضور سرور کائنات ﷺ کی تعریف کی ہے۔

ذکر تابد احسنی محمد      طربیانہ عود مکرنا ولا کرم

فتلک مدامتہ یسوغ شرالہ      ولیس سر بہا ہم ولا اثم

آپ نے حضور علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کو بھی نظم لکھا۔ ان اشعار پر ابن حجر نے تنقید کی تھی۔ ابن تفسری بردی اور امام سخاوی نے دعویٰ کیا ہے کہ آپ کی نظم نثر ہے کم تر تھی کیونکہ اشعار کے وزن درست نہ تھے۔

امام سیوطی نے اپنی کتاب ”بغیۃ الوعاة فی طبقات الغوین والفضا“ میں بعض اشعار کو



رز جاں بنانے کے قابل قرار دیا ہے یہ حضور علیہ اسلام کے عشق و محبت سے مملو ہیں اور بعض کو بے وزن قرار دیا ہے۔

امام عینی کی خامی کے طور پر بعض لوگوں نے یہ بات بھی لکھی ہے کہ آپ نے بعض الفاظ غیر متجمل و غیر مألوف استعمال کیے ہیں۔

اسی طرح امام عینی اپنی کتاب ”مرائد القلائد“ میں یہ الفاظ لائے ہیں

محمد اناصعاً ضافياً شر حعاً شعلعاً و شكراً هدمياً سامياً عكمياً  
شبدعاً لمن امامی رباع المجدئن رفعة و ترفعاً بكل كالمع ليس حنعضماو  
لا ففعفلاً بچ تدیم سیر لیم ذی معمع و وعوئماً ولا سو كعاً و صلاة علی من  
لا برافاو خافاً آب حاضر أفعلاً و علی آله و صحبة الذین تلوه و لا آلوه فظیعیاً  
ولا فذعاً و اقتداه بهداه و هدیه مراغمین عكنكعاً مافاظ سلعاً شعشعان  
المعمحان اشهر آ و اجمعاه۔

یہ تمام عبارات ”روضات الجنۃ“ سے نقل کی گئی ہیں جو کہ ایک شیعہ کی تصنیف ہے ہمارے احباب نے بھی بغیر تحقیق کے ایک شیعہ کی تحقیق پر اعتماد کر لیا ہے بغیر اس بات کے کہ شیعہ لوگ تو امام عینی کی تعریف کیسے کر سکتے ہیں۔ انھی الفاظ کے بارے میں یوسف صالح حقوق لکھتے ہیں۔

لوگوں نے جن الفاظ کو امام عینی کی نثر کیلئے عیب بنایا ہے اگر ان پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ کسی فصیح و بلیغ کی سمجھ میں ہی آسکتے ہیں کیونکہ یہ بڑے ڈوب کر لکھی گئی نثر کے الفاظ ہیں۔

امام سخاوی نے امام پر اس وجہ سے تنقید کی ہے کہ انھوں نے بعض اسماء کو اساقط کر دیا۔

امام تقی الدین التمیر امام سخاوی کا رد کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

امام یعنی یہ الزام درست نہیں ہے کیونکہ اتنے کثیر التصانیف شخص سے ایسی بات عدا ہونا محال ہے۔ غور کرنا چاہیے کہ جو آدمی ایسی باتوں میں سرکھپاتا ہو جس کے مرجع کے بارے میں تحقیق کرنی پڑے جیسا کہ امام یعنی نے الضوالامع میں کہی ہے تو ظاہر ہے کہ غلطی بھی ہوگی کیونکہ انسان خطا کا پتلہ ہے اور اس کا قلم بھی اغزش کا شکار ہو سکتا ہے اصل میں ہر اس تعصب کا اثر امام سخاوی پر ہے جو اس میں اسکے شیخ حافظ ابن حجر کی وجہ سے تھا۔

1- المستجمع فی شرح المجمع والمنقذ فی شرح الملتقى۔

اس کا ذکر یعنی، سخاوی، بیوطی، حاجی خلیفہ، ابن الصحاد، شوکانی، لکھنوی نے کیا ہے۔

اس کتاب کا ایک نسخہ دار الکتاب المصریہ دو جلدوں میں جلد اول (رقم ۴۱۸) جلد ثانی

۹۰۷ فقہ حنف پر موجود ہے۔

یہ مجمع البحرین کی شرح ہے جو کہ احمد بن علی بن تغلب المعروف ابن اساعاتی (۶۹۴م)

کی کتابیں ہیں۔

امام سخاوی اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ اسے امام یعنی نے 21 سال کی

عمر میں لکھا اور امام یعنی کے اساتذہ و مشائخ نے اس کی تعریف کی اور تقاریظ لکھیں اس

میں امام یعنی ائمہ ثلاثہ شافعی، احمد مالک کے اقوال ذکر کرتے ہیں اصل کے طور پر اور

پھر صحیح وضعیف میں ترجیح دیتے ہیں۔ مشکل اعراب کو بیان کرتے ہیں اور فروع و

اصول کی تشریح کے ساتھ غرائب کی شرح بھی کرتے جاتے ہیں۔

2. معانی الاختیار فی رجال معانی الآثار

اس کا ذکر عینی، سخاوی، التیمی، لکھنوی، کتانی، بروکلمان، اور سرزکین نے اپنی اپنی کتب میں کیا ہے۔ اس کا ایک نسخہ دارالکتب المصریہ میں (رقم ۷۲) موجود ہے ایک نسخہ ۳ جلدوں میں محف سرائے طوبکانی ترکی میں (رقم بالترتیب ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۷۷) موجود ہے۔

استاذ فہیم شلتوت نے السیف المہند کے مقدمے میں امام عینی کی کتب کے ضمن میں امام طحاوی کی کتاب کی شرح کا ایک جلد میں تذکرہ کیا ہے میرا خیال ہے کہ ان سے غلطی ہو گئی ہے کیونکہ ایسا واقع میں ثابت نہیں ہو سکا۔

3. المقدمة السودانیة فی الاحکام الدینیة۔

اس کی موجودگی کا ذکر سوائے بروکلمان کے کسی نے نہیں کیا۔ اس کے مطابق مکتبہ ایاصوفیا میں (رقم ۴۳۹) موجود ہے۔

4. منحة السلوك فی شرح تحفة الملوک

اس کا ذکر عینی، ابن تفری بردی، سخاوی، حاجی خلیفہ، ابن العماد، سرکانی، لکھنوی اور بروکلمان نے اپنی اپنی کتب میں کیا ہے۔

اس کا ایک نسخہ اوقاف بغداد کے کتب خانہ میں (رقم ۳۷۲۹) ۱۳۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب موجود ہے۔ ایک نسخہ مکتبہ حسن الانکری میں (رقم ۱۱۸۲۹ / ۱۳) ۱۳۱ صفحات پر مشتمل موجود ہے۔

تحفہ الملوک امام ابو بکر محمد بن ابو بکر عبدالحسن (م ۷۰۰ھ) کی فقہ حنفیہ پر مشتمل تصنیف ہے۔ اس میں فقہ کے دس اجواب ہیں۔



طہارۃ، صلاۃ، زکوٰۃ، صوم، حج، جہاد، الذبائح، فرائض، الکسب۔

اس میں امام عینی نے فوائد کے ذکر کے علاوہ احادیث کی ترجیح کا اہتمام بھی کیا ہے ان میں سے ایک فائدہ ذکر کیا جاتا ہے۔ جس طرح بُرے فعل کے وقت تسبیح، تحلیل و تکبیر حرام ہے اسی طرح حضور علیہ السلام پر صلوٰۃ و سلام تو بھی اس میں شامل سمجھنا چاہیے مثلاً لھو و لعب کی مجلس صلوٰۃ و سلام نہ پڑھنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ مزید گناہ گار ہوگا۔

اسی طرح اگر کوئی تاجر متاع فروخت کرتے وقت اس نسبت سے پڑھتا ہے کہ اس سے مقابل پر پرہیز گاری کا رعب پڑے گا یہ بھی حرام ہے (مخطوطات مکیہ المرکز یہ مکہ المکرمۃ ۱۳۱۵ ص)

امام سخاوی کے مطابق امام عینی نے یہ کتاب شیخ صفوی خا صلی (م ۸۰۱ھ) جو کہ امراء برقوق میں سے تھا کی خواہش پر لکھی تھی۔

5. نخب الافکار فی تنقیح مبانی الاخبار فی شرح معانی الآثار  
اس کا نسخہ دارالکتب المعرید مؤلف ہی کے خط میں آٹھ جلدوں (رقم ۵۲۶) میں موجود ہے۔

6. وسائل التعریف فی مسائل التصریف  
دارالکتب المصریہ میں (رقم ۳۶۳۳) میں اس کا ایک نسخہ اور دوسرا نسخہ مکتب بلدیہ منصورہ میں مؤلف ہی کے خط میں موجود ہے۔

7. تکمیل الاطراف  
اس کا ذکر علامہ کوثری نے عمدة القاری کے مقدمے میں کیا ہے۔ یہ ایک جلد میں مکتبہ تحفید با (رقم ۲۸۷) موجود ہے۔

حاشا۔ وہ کتابیں جن کی نسبت مختلف لوگوں نے امام عینی کی طرف کی ہے۔ لیکن ان کا وجود معدوم ہے۔

8. العلم الہیب فی شرح الکلم الطیب  
یہ کتاب دارالکتب المصریہ رقم ۱۱۲ بصورت مخطوطہ موجود ہے۔
9. شرح سنن ابی داؤد (2 جلد)  
دارالکتب المصریہ رقم ۲۸۶ مخطوطہ موجود ہے۔
10. تاریخ الاکاشرة (ترکی زبان میں)  
سخاوی، الیتمی، حاجی خلیفہ اور شوکانی نے ذکر کیا ہے۔
11. تذکرہ نحویہ  
سخاوی اور الیتمی نے ذکر کیا ہے۔
12. تذکرہ متنوعہ  
سخاوی، الیتمی نے ذکر کیا ہے۔
13. اجوہرۃ اسنیۃ فی اللہ والہ اسمہ یدبہ  
یعنی، سخاوی، سیوطی، الیتمی، حاجی خلیفہ نے ذکر کیا ہے۔
14. مغانی الاختیار فی رجالہ معانی الآثار (2 جلد)  
(دارالکتب المصریہ رقم ۷۲)
15. عمدۃ القاری شرح بخاری (25 جلد)  
اس کتاب پر ہم اختصار کے ساتھ تبصرہ کرنا چاہیں گے۔

## ماخذ ومراجع مضمون هذا

1. الضوء الاعم ١٣٢/١٠ 2. الطبقات السنية ٨٢٠
3. كشف الظنون ٢٨٢/١ 4. البدر الطالع ٢٩٥/٢



## عمدة القاری اور فتح الباری کا تقابلی جائزہ

1. حافظ ابن حجر نے 817ھ میں فتح الباری شرح بخاری کو لکھنا شروع کیا اور 842ھ میں مکمل کیا۔ یعنی فتح الباری کی تالیف میں 25 سال صرف کیے۔

امام عینی نے عمدة القاری شرح بخاری 820ھ کو شروع کیا اور 842ھ میں مکمل کیا یعنی اس کی تکمیل میں 27 سال صرف کیے۔

2. عمدة القاری فتح الباری سے درج ذیل خصوصیات میں ممتاز ہے۔

1. فتح الباری سے جامع تر ہے۔

مثلاً۔

عمدة القاری میں شرح حدیث ہر قتل جلد اول کے صفحہ 77 سے صفحہ 101

تک پھیلی ہوئی ہے۔ جبکہ فتح الباری میں یہی شرح حدیث ہر قتل صفحہ 31 سے صفحہ 45

تک ہے صرف کتاب الایمان کی شرح پر عمدة القاری میں 17 صفحے اور فتح الباری

میں فقط 4 صفحات ہیں۔

## عمدة القاری کے کل صفحات

25 جلدیں 7631 صفحات ہیں

فتح الباری مقدمہ کے بغیر

کل صفحات 7515 ہیں۔

نوٹ: عمدة القاری کا صفحہ فتح الباری سے اتنا بڑا ہے کہ ہم فتح الباری کو عمدة القاری

کا چوتھا حصہ قرار دے سکتے ہیں۔

امام عینی اکثر حافظ ابن حجر کا تعقب بھی کرتے ہیں

امام عینی حدیث بخاری کی دیگر کتب حدیث میں موجودگی کو زیادہ توجہ سے بیان کرتے ہوئے کئی کتب کے حوالہ جات درج کر جاتے ہیں جبکہ حافظ ابن حجر اس بات پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔

مثلاً

حدیث ارأیتکم لو ان نہرا باب احدکم.....

امام عینی فرماتے ہیں۔

بخاری کے علاوہ اس حدیث کو امام مسلم ترمذی اور نسائی نے بھی تخریج فرمایا

(عمدة القاری، 15/5)

ہے۔

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم کا ذکر کیا ہے۔ (فتح الباری، 11/2)

حدیث

انه كان يقرأ في الفجر ما بين السنين الى المائة.....

امام عینی فرماتے ہیں۔

اس حدیث کو مسلم، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی تخریج فرمایا ہے۔

(عمدة القاری، 27/3)

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم اور نسائی کا ذکر کیا۔

(فتح الباری، 22/2)

حدیث

لو يعلم الناس ما في هذا.....

امام عینی فرماتے ہیں

اس حدیث کو مسلم، ترمذی، نسائی نے بھی تحریر فرمایا ہے۔

(عمدة القاری 124/5)

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم کا ذکر کیا ہے۔

(فتح الباری، 96/2)

حدیث

انہ ن یضطج علی شقة الایمن بعد سنة الفجر....

امام عینی نے نسائی میں اس حدیث کی نشاندہی کی ہے

(عمدة القاری 140/5)

جبکہ حافظ ابن حجر نے نسائی کا ذکر نہیں کیا۔

(فتح الباری، 109/2)



## عمدة القاری شرح بخاری

یہ امام عینی کی سب سے ضخیم ترین کتاب ہے۔ سب سے زیادہ شہرت بھی اسی کو حاصل ہے اور بخاری شریف کی سب اجل شرح بھی یہی ہے۔ یہ 25 جلدوں پر مشتمل ہے۔

امام عینی نے اسے رجب 820ھ میں شروع کیا اور 5 جمادی الاولیٰ 847ھ کو مکمل کیا۔

## امام عینی کی شرح کا اسلوب

ترجمة الباب سے شروع کرتے ہیں، اعراب بیان کرتے ہیں ماقبل باب سے مناسب بیان کرتے ہیں۔ پھر ترجمہ و شرح کرتے ہیں پھر اس حدیث سے متعلقہ حدیث کو بطور شرح لاتے ہیں۔  
عنوان ملاحظہ ہوں۔

1. بیان تعلق الحدیث بالترجمة
2. بیان رجالہ
3. بیان ضبط رجالہ
4. بیان الانساب
5. بیان فوائد تعلق بالرجال
6. بیان لطائف اسنادہ
7. بیان نوع الحدیث

8. بیان تعدد الحدیث فی الصحیح
9. بیان من اخرج غیرہ
10. بیان اختلاف لفظ
11. بیان اللغة
12. بیان الاعراب
13. بیان الصرف
14. بیان المعانی
15. بیان البیان
16. بیان البدیع
17. سوال و جواب
18. احکام کا استنباط

اور دیگر کسی بھی قسم کا فوائد کا ذکر ضرور کرتے ہیں۔ خواہ اس کا اس حدیث سے کسی طرح بھی تعلق بنتا ہو۔ سابقہ شارحین بخاری سے اختلاف بھی کرتے ہیں امام کرمانی شارح بخاری سے اختلاف ملاحظہ ہو (عمدة القاری جلد 6 ص ۲۰)

### امام دارقطنی کا رد

وبما ان العینی حنفی المذهب فانه كغيره من شراح السنن انتصر لمذهبه ورد قول من ضعف ابا حنيفة كالدارقطنی فانه قال عنه: ضعيف ، فرد عليه العینی قائلا: تادب الدارقطنی واستحیی لا تلفظ بهله فظة فی

حق ابی حنیفہ، فانہ امام طبق علیہ الشرق والغرب، الا سئل ابن معین عنہ فقال: انہ ثقة مامون، ماسمعت احداً ضعفہ، هذا سبعة بن الحجاج يكتب اليه ان يحدث، وشعبة شعبة، وقال ايضاً: كان ابو حنيفة ثقة من اهل الدين والصدق ولم يتهم بالكذب وكان ماموناً على دين الله تعالى صدوقاً في الحديث - وأئني عليه جماعة من الائمة الكبار مثل عبدالله بن المبارك ويعلم من اصحابه وسفيان بن عيينة وسفيان الثوري وحماد بن زيد وعبد الله بن وكيع وكان يفتي براه والائمة الثلاثة مالك والشافعي واحمد وآخرون كثيرون، وقد ظهر لك من هذا تحامل النصارى قضي عليه وتعصبه الفاسد، وليس له مقدار بالنسبة الى هولاء حتى يتكلم في امام متقدم على هولاء في الدين والتقوى والعلم، وبتضعيفه اياه يستحق هو التضعيف، افلا يرضى بسكوت اصحابه عنہ، وقد روى في سننه احاديث سقيمة ومعلولة ومنكرة وغريبة وموضوعة، ولقد روى احاديث ضعيفة في كتاب الجهر بالبسملة واحتج بها مع علمه بذلك، حتى ان بعضهم استحلفه على ذلك فقال:

ليس فيه حديث صحيح، ولقد صدق القائل:

حسدوا الفتى اذ لم ينالوا سعيه فالقوم اعداء له وخصوم -

(عمدة القاري 12/2)

امام عینی نے عمدۃ القاری میں جن علماء کرام سے منقول روایات بطور استفادہ لیں ان کے اسماء ملاحظہ ہوں۔



1. امام کرمانی شارح بخاری
2. قاضی عیاض صاحب شفاء
3. امام قرطبی مفسر قرآن و شارح صحیح مسلم
4. ابن اثیر صاحب نہایہ
5. امام ہرزی علامہ صفانی
6. امام زہری امام خطابی
7. امام خلیل بن احمد جوہری
8. ابن قتیبہ قطب الدین حلبی
9. مزی زنجیری
10. ابن ستیانی امام الحرمین
11. امام بیہقی امام نووی
12. امام ابو جعفر طحاوی ابن صلاح
13. مازری ذہبی
14. خطیب بغدادی ابن کثیر
15. ابن ماکولا زجاج
16. محمد بن سعد واقدی
17. ابن درید ابو حاتم
18. بخاری کنانی
19. ابوضیفہ دینوری اصمعی

- |     |          |     |          |
|-----|----------|-----|----------|
| 35. | تمیمی    | 36. | مبرد     |
| 37. | ابن مالک | 38. | طیبی     |
| 39. | عراقی    | 40. | ابن سکیت |
| 41. | ابن سیده | 42. | حلی      |
| 43. | سھیلی    | 44. | ابن هشام |
| 45. | ثعالبی   |     |          |

امام عینی اور

مضامین

عمدة القاری

جلد نمبر 1



1. امام بخاری استخارہ کر کے دو نقل پڑھ کر اور استخارہ کر کے بعد حدیث لکھتے تھے۔
2. 16 سال میں بخاری کو مکمل کیا۔
3. قرآن مجید کے بعد بخاری و مسلم کا درجہ ہے۔
4. بخاری کی احادیث مع تکرار 7275 اور بغیر تکرار پانچ ہزار ہیں۔
5. امام بخاری کو ایک لاکھ احادیث یاد تھیں۔
6. علم حدیث کا موضوع ذات مصطفیٰ ﷺ ہے۔
7. علم میں بحث ذات موضوع سے نہیں ہوتی بلکہ موضوع کے عوارضات سے بحث ہوتی ہے تو علم حدیث پڑھ کر حقیقت ذات مصطفیٰ کا علم نہیں ہوتا۔
8. حضور ﷺ کا وسیلہ اور مدد مانگنا جائز ہے۔

- 11 متوسلاً بالنبی ﷺ خیر الانام۔
- 9 حمد کے بعد صلاۃ کا ذکر کرنے کی وجہ۔
- 11 و اما الصلاة فلان ذكره ﷺ مقرون بذكره تعالى
- 10 وحی کا لغوی معنی۔
- 4 والوحی فی اصل الاعلام فی خفاء.....
- 11 وحی کا اصطلاحی معنی۔
- 14 هو كلام الله المنزل على نبي من انبيائه۔
- 12 انما الاعمال بالنيات سے بخاری کے آغاز کی وجہ۔
- 22 اراد بهذا الاخلاص القصد و تصحيح النية...
- 13 حدیث تسبیح پر بخاری کے خاتمے کی وجہ۔
- 22 فتمه حديث التسبيح لان به تنعطر المجالس وهو كفارة۔
- 14 امام ابو داؤد نے پانچ لاکھ احادیث تحریر فرمائیں۔
- سمعت ابا داود يقول كتبت عن النبي عليه الصلاة والسلام
- 22 خمس مائة الف حديث۔
- 15 مکہ شریف دوسرے شہروں سے افضل ہے۔
- 22 اشعار با فضلية مكة على غيرها من البلاد
- 16 نیت کا معنی
- 23 ثم اختلفوا في تفسير النية فقيل هو القصد الى الفعل
- 17 ہجرت کا شرعی مفہوم۔
- 23 مفارقة دار الكفر الى دار السلام

18. دنیا کسے کہتے ہیں۔
- 25, 24 ماعلی الارض مع الهواء والجو....
19. اعمال خارجہ عن العبادۃ نیت سے ان پر ثواب ملتا ہے۔
- 27 ان الاعمال الخارجة عن العبادۃ قد تفيد الثواب۔
20. عورت بڑا فتنہ ہے۔
28. ماترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء۔
21. کافر کا مسلم عورت سے نکاح کی تحریم صلح حدیبیہ کے موقع پر ہوئی۔
- 29 نزل تحریم المسلمات علی الکفار و انما نزل بین الحدیبیۃ۔
22. قرآن کا نسخ خبر واحد سے بھی جائز ہے۔
- 31 فیہ نسخ الكتاب خبر الواحد۔
23. مجنوں آدمی کی کوئی عبادت صحیح نہیں ہے کیونکہ نیت مفقود ہے۔
- 34 انه لا تصح العبادۃ من المجنون لا نه ليس من اهل النية
24. اعمال کی تین قسمیں۔
- 35 الاعمال ثلاثة بدنی و قلبی و مرکب منها۔
25. نیت عمل سے افضل ہے۔
- 35 النية ابلغ من العمل۔
26. غلو و جنت عمل سے نہیں بلکہ نیت سے ہوگا۔
- 35 تخليد الله العبد في الجنة ليس لعمله وانما هو النية۔
27. محض نیت سے ثواب نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔
- اكتبوا العبدی کذا و کذا من الاجر فيقولون ربنا لم تحفظ ذلك عنه



- 35 ولا هو فی صحفتنا فیقول انه نواه۔
- 28 امام مالک امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں
- ان مالک بن انس کان یستال ابا حنیفہ رضی اللہ عنہ
- 37 ویاخذ بقولہ۔
- 29 اسابت صدیق اکبر کے فضائل نورانی
- 38 وقد جمع الشرف من وجوه۔
- 30 ازواج مطہرات کو ام المومنین کہنے کی وجہ
- 38 ومن امہات فی وجوب احترامہن وبرہن وتحريم نکاحہن۔
- 31 حضور ﷺ کو ابو المومنین کہنا جائز ہے۔
- 39 وهل یقال للنبی یقال النبی علیہ السلام ابو المومنین فیہ وجہان
- 32 وحی کی تین اقسام۔
- 40 فعلى ثلاثة اضرب۔۔۔
- 33 وحی کی سات صورتیں ہیں۔
- 40 واما صورة على ماذكره اسهيلي فسبعة۔
- 34 حضرت جبریل کا دھیہ کلی کی شکل میں آنے کی وجہ۔
- 40 اختصاص تمثله بصورة دحية دون غيره۔
- 35 رویت باری تعالیٰ حق ہے۔
- 40 ان یرای له الله تعالى من وراء لحجاب امانی الیقنطة۔
- 36 اسرافیل بھی حضور تک تین سال تک وحی لاتے رہے۔
- 40 وحی اسرافیل علیہ السلام۔

37. ملائکہ کی تعریف

41. ومنہم مدبرات هذا العالم.....

38. حضور نبی کریم علوم غیرہ جانتے ہیں اور امت کو استعداد موافق بتلا بھی دیتے ہیں

بأنہ ﷺ کان معیناً بالبلاغة مکاشفاً للعلوم الغیبة وکان علی

44. حصتهم بقدر الاستعداد۔

39. حضور ﷺ کو ہونے کے باوجود وحی سننے تھے یا جبریل صلی اللہ علیہ وسلم انسان میں ظاہر ہوتے تھے۔

44. فذلک لانه کان یرد فیہما من الطبائع البشریة الی الاوضاع الملکیة۔

40. وحی سننے کا طریقہ اور نبوت کی شان۔

45. کیف کان سماع النبی و الملک الوحی من اللہ تعالیٰ۔

41. حضرت جبریل کیسے کہاں سے وحی لاتے تھے۔

45. هل کان جبریل علیہ السلام ینقل له ملک عن اللہ۔

42. حضرت جبریل کا وحیہ کبھی کی شکل میں آتا مسئلہ حاضر و ناظر کا حل۔

45. اذالقی جبریل النبی علیہ الصلاة والسلام فی صورة دحیة۔

43. جسم کا روح سے زندہ رہنا عادت ہے بعد روح بھی زندہ رہی سکتا ہے۔

46. موت الاجساد بمفارقة الارواح لیس بواجب عقلاً بل بعادة۔

44. مسئلہ حاضر و ناظر۔

46. فیہ دلالة علی ان الملک له قدرة علی التشکل بما شاء من الصور

45. صحابی کی جہالت حدیث غیر قاذح ہے۔

47. وجهالة الصحابی غیر قاحقة قاذحة۔

46. قبور کی زیارت زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے۔
47. وقبرہ فی قراۃ مصریزار۔
47. جن سورتوں میں صرف کلا آیا ہے وہ سب مکئی ہیں۔
50. کلا فی سورة فاحکم بانہا مکیہ۔
48. انبیاء کرام کی کون کونسی زبانیں تھیں۔
52. وکان آدم علیہ السلام یتکلم بالغة السریانۃ۔
49. مانا بقاری پر اعتراض کا جواب۔
54. لی اقرء فلم ادر ما اقرء فاخذ بحلقی۔
50. مانا بقاری میں مانا فیہ ہے۔
57. کلمہ مانا فیہ
51. علم بالقلم اور علم الانسان مالم یعلم سے مراد علم ظاہری اور علم لدنی ہے۔
60. علم بالقلم اشارة الى العلم التعلیمی مالم یعلم و اشارة الى العلم البدنی۔
52. نبوت خواب سے کیوں شروع ہوئی۔
60. لم ابتدی علیہ الصلاة والسلام بالردی بالرویا۔
52. خلوت کیوں محبوب ہوئی۔
60. لم حجب الیہ الخلوة۔
53. حضور ﷺ کی عبادت قبل اسلام کس نبی کے طریق پر تھی۔
61. ان عبادتہ علیہ الصلاة والسلام قبل البعث۔
54. حضور ﷺ کی عبادت کا طریقہ کیا تھا۔
61. ماکان صفة تعبده۔



54. پہلی دفعہ وحی بروز سوموار 17 رمضان کو ہوئی۔
- 61 ان نزول الملك عليه بحراء يوم الاثنين لسبع عشرة تحلت من رمضان۔
55. خشیت علی نفسی کے معنی۔
- 61 ما الخشية التي يحشها رسول الله ﷺ۔
56. حضور علیہ السلام کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ جبریل ہیں۔
- 62 من اين علم رسول الله رسول ﷺ ان الحائى اليه جبرئيل۔
57. غار حرا کو مخصوص فرمانے کی وجہ۔
- 62 مال الحكمة فى تخصيصه عليه الصلاة والسلام التعبد بحراء۔
58. تعلیم کو بسم اللہ سے شروع کراؤ۔
- 63 وجوب استفتاح القراءة بسم الله۔
59. حضور علیہ السلام کی ساری اولاد حضرت خدیجہ سے ہوئی سوائے ابراہیم کے
- 63 وہی ام اولادہ کلہم خلا ابراہیم۔
60. ورقہ بن نوفل کی شان۔
- 63 لاتسبوا ورقه فانه كان له جنة۔
61. حضور ﷺ کی محبت رنگ لاتی ہے۔
- 63 ورقه وعليه الثياب حرير لانه اول من آمن بي وقد قنى
62. چاروں ملائکہ اور اسماء اور انکی کنیتیں۔
- 72 ان اسم جبرئيل عليه السلام عبد الحليلو كنيته ابو لفتح۔
63. اولیاء و صوفیا اکٹھے ہوں تو خوب خرچ کرو۔
- منها الحث على الحود والافضل على كل الاوقات والزيادة منها في

- 76 رمضان وعبدالاجتماع الصالحين  
64. اولیاء کاملین کی زیارت بار بار کرو۔
- 77 ومنه زيادة الصلحاء واهل الفضل ومجلستهم وتكريره زيارتهم۔  
65. اذا حلك قيصر فلا قيصر بعده كما معني۔
- 80 معناه لا قيصر بعده بالشام ولا كسرى بعده بالعراق  
66. دجیہ کلی کی خوبصورتی کا ذکر
- 80 كان من اجل الصحابة ومن كبارهم۔  
67. روم کون تھے۔
- 81 كان الروم دجلا اصفر في بياض شديد الصفرة۔  
68. قریش کون تھے۔
- 81 منها قریش وهم ولد النضر بن کنانة۔  
69. قریشی میں سات اقوال۔
- 81 تسمية قریش قریشا سبعة اقوال۔  
70. ایصال ثواب حق ہے۔
- 98 اولئك يوتون الله اجرهم مرتين۔  
71. تبرکات سے مدد مانگنا حق ہے۔
- 99 ان هرقل وضع كتاب رسول ﷺ۔  
72. بادشاہت حضور ﷺ کی طرف سے ملتی ہے۔
- 99 ولاسلطنة لاحدا لمن قبل رسول الله ﷺ۔

73. اونچے خاندان والے کو معاملات میں مقدم رکھو۔

100 ان ذا الحساب اولی بالتقدیم فی امور المسلمین۔

74. ایمان کا شرعی معنی اور اس میں چار گروہ کا بیان۔

102 اختلاف اهل القبلة فی مسمى الايمان فی عرف الشرع علی ربيع فرق

75. مسئلہ اجتہاد یہ کہ منکر کا فرائض ہوتا۔

102 لایکفر منکر الاجتهادیات بالاجماع۔

76. ایمان کے تصدیق قلبی ہونے پر دلائل

105 مایسل علی محبة الايمان احمقلا و علم اختصاص التصديق۔

77. اعمال ایمان میں داخل نہیں اسکے دلائل۔

106 انه يدل علی ان اعمال سایر الحوارح غیر داخلہ فیہ۔

78. تقلید کا معنی۔

107 والمراد من التقليد هو اعتقاد حقيقة قول الغير۔

79. کفار بھی قیامت کو مومن ہو جائیں گے۔

107 فقد جعل الکفار مومنین فی الآخرة لوجود التصديق منهم۔

80. حقائق تبدیل نہیں ہوتے۔

107 اذال حقائق لا تبدیل بالاحوال انما يتبدیل الاعتبار والاحکام۔

81. ایمان کے زائد اور ناقص ہونے کا بیان۔

107 ان الايمان هل یزید وینقص۔

82. ایمان کے بارے میں مذہب صحیح کا بیان۔

107 وقد ثبت ان الايمان هو التصديق القلبی۔



83. حضرت ابو بکر صدیق کے ایمان کی فضیلت۔
108. لو وزن ایمان ابی بکر مع ایملہ جمیع الخلاق ایمان ابی بکر۔
84. اسلام اور ایمان متحد ہیں یا الگ الگ ہیں۔
109. ان الاسلام متغیران للایمان اوہ مامتحدان۔
85. اسلام اور ایمان ایک ہیں دلائل۔
109. ان الایمان هو الاسلام والاسلام مترادقان۔
86. مسئلہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔
110. ان الایمان هل هو مخلوق ام لا؟
87. حضرت عمر بن عبدالعزیز پہلی صدی کے مجدد تھے۔
113. تولی الخلافة سنة تسع وتستعين ومدة خلافته سنتان۔
88. تبرکات کاکفن میں رکھنا جائز ہے۔
113. واوحی ان یلقن معه شی کان عنده شعر رسول الله واطفاره۔
89. صوفیا کرام کے مجددوں کا ذکر۔
113. الاولی علی عمرو الثانية علی الشافعی والثالث علی ابن شریح۔
90. لیطمئن قلبی کے ذوقائے۔
114. ان فیہ فائدتین۔
91. حضرت معاذ بن جبل کا ذکر۔
115. وهو ابن ثمانی عشرة سنة وشهد العقبة الثانية
92. حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر۔
115. وصاحب نعل رسول الله ﷺ۔

93. تقویٰ کا معنی اور قرآن مجید میں اسکا استعمال۔
- 116 التقویٰ ہی الخشية۔
94. دعا کا معنی۔
- 117 لان اصل الدعاء النداء۔
95. بد مذہب جو اپنی بے دینی کی طرف نہ بلائے اسکی رویت بہتر ہے۔
- 118 بکثیر المبتدعة غیر الدعاء الی بدعتهم۔
96. زکوٰۃ کا لغوی معنی۔
- 119 والزكاة فی اللغة عبارة عن الطهارة۔
97. حج کا لغوی معنی۔
- 119 والحج فی اللغة القصد۔
98. من ترك الصلاة متعمدا فقد كفر کا معنی۔
- 122 محمول علی الزجر والوعيد۔
99. حضرت ابوہریرہ کا ذکر شریف۔
- 124 اختلف فی اسمه واسم ابيه علی نحو ثلاثين۔
100. ایمان کے ستر شعبے / سہاٹھ شعبے ہیں والی روایات میں تطبیق۔
- 125 الايمان بصنع وستون شعبة۔
101. بضع کا اطلاق۔
- 126 قال صاحب العين البضع سبعة۔
102. ستین کی تخصیص کی وجہ۔
- 127 اما الحكمة فی تعین الستین۔

103. سبوعون کی تخصیص کی وجہ۔
127. واما الحکمة فی تعین السبعین۔
104. فی علم اللہ و علم رسولہ کہنا جائز ہے۔
127. فی علم اللہ و علم رسولہ موجودہ فی الشریعة۔
105. حب فی اللہ میں صحابہ اور اہل سنت کی محبت شامل ہے۔
128. یدخل فیہ حب الصلحۃ المهاجرین ولا تصلح وحب آل الرسول ﷺ۔
106. توقیر اکابر جزو ایمان ہے۔
128. و یدخل فیہ توقیر الاکابر۔
107. اعمال لسانی کے سات شعبے ہیں۔
129. اعمال اللسان وہی تشعب الی سبع شعب۔
108. اعمال بدنی کے چالیس شعبے ہیں۔
129. اعمال البدن وہی تشعب الی اربعین شعبۃ۔
109. حیا ایمان میں سے کیوں ہے؟
129. الحیاء من الایمان۔
110. حضرت انسؓ کیلئے حضور ﷺ کی دعا۔
140. اللهم بارک فی مالہ وولده واطل عمرہ اغفر ذنبہ۔
111. محبت کا معنی
141. اصلہا الميل الی ما یوافق المحب۔
112. محبت عوام اور محبت خواص
141. انما المحبة مطالعة المنة من روية الاحسان۔



113. متشابہات کے متعلق کیا کرنا چاہیے۔

144 من المتشابہات ففی مثل هذا فترق العلماء اقسام ثلاثة  
علی فرقتین۔

115. محبت کی تینوں قسمیں حضور ﷺ کو حاصل ہیں۔

144 فجمع علیہ السلام ذلك كله۔

116. اصل ایمان حضور ﷺ کی محبت ہی ہے۔

144 ولا یصح الايمان الا بتحقیق انافة قدر النبی ﷺ ومنزلته

117. حضور ﷺ کی محبت عین ایمان ہے۔

148 فیہ محبة الله ورسوله الجاهی اصل الايمان

118. اولیاء اور علماء سے محبت رکھنا بھی محبت رسول ﷺ میں داخل ہے۔

149 فاما محبة الرسول فیصح فیها المیلاد میل الانسان۔

119. نفاق کا معنی

وانه سمي به لانه یستر

120. صحابہ کرام کی فضیلت

فی فضل اصحابہ کلهم

121. بعض صحابہ کے ساتھ حضور ﷺ پر ایمان نہیں آ سکتا۔

152 ومنها ما قبل هل یلزم منه ان من ابغضهم۔

122. انصار کے ساتھ محبت کی تخصیص کی وجہ

153 وجه تخصیص الذکر بهذا الحديث هنا۔

123. محمد کا معنی حاضر۔
- 154 اصل الشہود الحضور۔
124. حضور ﷺ کی بیعت کرنے کا درجہ اور واقعہ۔
- 156 اعلم ان رسول اللہ ﷺ کان يعرض نفسه۔
125. حد گناہ کا کفارہ ہے یا نہیں۔
- 157 والحد في الزنا واما قتل الولد فليس له عقوبة۔
126. الصحابة كلهم عدول۔
- 158 فان الصحابة كلهم عدول لايتوهم فيهم الكذب۔
127. حضور ﷺ کو اشیاء کا علم قبل وقوع ہوتا ہے۔
- 158 ان النبي ﷺ كان يعلم قبل نزول الحدود
128. بد مذہب کی مجلسوں میں نہ جاؤ۔
- 160 وكذلك هذا الباب يبين فيه ترك المسلم الاختلاط بالناس۔
129. علم اور معرفت میں فرق۔
- والفرق بينها وبين العلم ان المعرفة عبارة عن الادراك الجزى
- 165 والعلم عن الادراك الكلى۔
130. حضور ﷺ کا بے مثل ہونا اسیر صحابہ کا اجماع ہے۔
- 165 اتا لثناء كهيتك يا رسول الله۔
131. حضور ﷺ صغار و كبار سے پاک ہیں تو پھر يغفر الله ما تقدم کا مفہوم کیا ہے۔
- 167 النبي ﷺ معصوم عن الكبائر والصغائر۔

132. اعمال اعراض میں کیسے تو لے جائیں گے۔

171 والتحقيق فيه انه يجعل عمل الصبر۔

132. مرجعہ معتزلہ کا رد۔

172 فيه حجة لا هل النسبة على المرحضة۔

133. حضور ﷺ کو امت کا علم ہے۔

172 رايث الناس يعرضون على۔

134. حضرت صدیق اکبر کے فضل ہونے پر اجماع صحابہ کرام کی فضیلت قطعی ہے۔

175 الا جماع منعقد على افضلية وهو دليل قطعي۔

135. حضور ﷺ شارع ہیں۔

182 انه هو الا مرينهم وهو المشرع۔

136. بے نمازی کی شرعی سزا۔

182 ان ترك الصلاة عمدا معتقدا وجوبها يقتل۔

137. تارک زکوٰۃ کا شرعی حکم۔

182 ههنا عن حكم تارك الزكاة۔

138. تارک صوم کا شرعی حکم قید کیا جائے۔

182 ولو ترك صوم رمضان حبس۔

139. مرتد زندیق کی توبہ قبول ہے یا نہیں۔

182 فيه قبول توبة الزنديق۔

140. مرتد قتل کیا جائے گا۔ توبہ قبول نہیں ہوگی۔

182 ان اخذ ليقتل فتاب لم تقبل۔



141. مرجئة کا ردِ بلیغ۔
- 184 ان الاعمال من الايمان ردا على المرجئة۔
142. ميراث کے طور پر جنت کے ملنے کا معنی۔
- 184 اليراث البقاء المال بعد الموت لمن يستحقه۔
143. حضرت سعيد بن مسیب کے افضل التابعین ہونے سے کیا مراد ہے؟
- 187 انه افضل التابعين فمرادهم افضلهم في علوم الشرع۔
144. حضور ﷺ کی دادی اور نانا مبارک کا نام حج کا شرعی معنی۔
- 187 فاطمة ام عبدالله والدرس ل الله بنت عمرو بن عائذ۔
145. حج کا شرعی معنی۔
- 187 وفي الشرع الحج قصد زيارة البيت على وجه التعظيم۔
146. یحییٰ لغو کا مسئلہ۔
- 195 اختلف العلماء في يمين اللغو على ستة اقوال۔
147. عمار بن یاسر کا ذکر مبارک۔
- 197 وهو ابو البقطان بالمعجمة عمار بن ياسر بن عامر بن مالك۔
148. عمار بن یاسر کے لیے حضور ﷺ کے دعا۔
- 197 يا نار كوني بردا وسلاما على عمار كما كنت على ابراهيم۔
149. مسجد قبا حضرت عمار نے بنوائی۔
- 197 عمار اول من بنى مسجد الله في الله بنى مسجد قبا۔
150. کفر کا معنی
- 200 اصل الكفر التغطية وقد كفرت الشئی۔

151. کفر کی چار اقسام۔
200. وهذه الاربعة من لقي الله تعالى بواحد منها۔
152. لعنت کرنے کا مسئلہ
203. اتفق العلماء على تحريم اللعنة۔
153. عبد اللہ بن ابی کا عقیدہ۔
209. قبل يا بنی اللہ لو اتيت عبد اللہ بن ابی۔
154. حضرت امام حسین نے ام سلمہ کا دودھ مبارک پیا۔
210. فيسكى الحسن فتعطيه ام سلمة ام المومنين نديها۔
155. صحابہ کا آپس میں جنگ کرنا کیسا ہے؟
212. القاتل والمقتول من الصحابة في الجنة۔
156. صحابہ کے جنگی حالات کے بارے میں فتویٰ
212. والحق الذي عليه لعل السنة الامسك عما شجر بين الصحابة۔
157. ظلم کا معنی۔
215. الظلم في اصل الوضع وضع الشئ في غير موضعة۔
158. منافق کے معنی کی تحقیق۔
217. لفظ المنافق من النفاق۔
159. منافق کا اصطلاحی مفہوم۔
217. هو الذي يظهر الاسلام ويبطن الكفر۔
160. نفاق کی بارہ طریقوں پر تحقیق۔
217. فيحصل من ذلك اثنا عشر قسماً۔

161. کذب کا معنی۔
- 219 الکذب ہوا لاخبار علی خلاف الواقع۔
162. وعدے کا معنی۔
- 220 وعدہ الامر بہ عدۃ۔
163. وعدے کا اصطلاحی مفہوم۔
- 220 الوعد فی الاصطلاح الاخبار با یصال الخبر فی المستقبل۔
164. لیلة القدر کے معنی پر کلام۔
- 225 والکلام فی لیلة القدر علی انواع
165. مدینہ شریف کا معنی۔
- 232 اراد بها مدينة الرسول ﷺ
166. حضور ﷺ نے ہجرت بھی سوموار اور دخول مدینہ بھی سوموار کو فرمایا۔
- 244 خرج من مكة يوم اثنين ودخل المدينة يوم الاثنين۔
167. حضور ﷺ کی دادی مبارک کا نام۔
- 244 فان ام عبدالله المطلب سلمی بنت عمر وبن زيد بن لبيد۔
168. حضور ﷺ کی نائقہ مبارکہ کا علم شریف۔
- 245 وصنعت جرائنها فنزل عنها رسول الله ﷺ واحتمل ابو ايوب۔
169. 16 یا 17 ماہ کی تطبیق تحویل قبلہ 15 رجب 2ھ کو ہوئی۔
- 245 وكان التحويل في نصف رجب في السنة الثانية۔
170. تحویل قبلہ کس نماز میں ہوئی؟

خرج فمر على قوم من الانصار فقال لهم هو يشهد انه



- 246 صلی مع النبی ﷺ العصر۔
- 171 احکام شرعیہ میں نسخ ہوتا ہے اسکے دلائل عقلی و نقلی۔
- 246 فیہ دلیل علی صحۃ نسخ الاحکام۔
- 172 تو اتر اتوراۃ یہود تک نہیں آسکی۔
- 247 لم یو جد فی نقل التوراة اذالم ینق من الیہود۔
- 173 بخت نصر کے زمانہ کے یہودی ختم کر دیے گئے۔
- 247 لما استولی بخت نصر علی بنی اسرائیل قتل رجالہم۔
- 174 حدیث کا نسخ قرآن ہے۔
- 247 فیہ دلیل عل نسخ السنۃ ناسخ بالقرآن۔
- 175 خبر واحد بھی قرآن کی نسخ ہے
- 247 فیہ جواز النسخ بخبر الواحد۔
- 176 جو دار الحرب میں مسلمان ہو اور اس کو احکام شرعیہ کا علم نہ ہو اس کا حکم کیا ہے۔
- اختلف العلماء فیہ من اسلم فی دار الحرب او اطراف بلا دالاسلام
- حیث لا یجد من یتعلم البشرائح۔
- 177 خبر واحد قبول ہے اس پر اجماع ہے۔
- 248 فیہ دلیل علی قبول خبر الواحد مع غیرہ من الاحادیث۔
- 178 قبلہ کی جہت میں اجتہاد کرو۔
- 248 فیہ دلیل علی جواز الاجتہاد فی القبلة۔
- 179 کافر مسلمان ہو جائے تو اسکے پچھلے اعمال کا حکم کیا ہے؟
- 253 اسلمت علی ما سلفت من خیر۔

180. یہود کا معنی اور وجہ تسمیہ۔
262. ہو علم قوم موسیٰ علیہ السلام و فی العباب الیہود۔
181. حضرت طلحہ کو تیس سال کے بعد نکال کر دوسرے جگہ دفن کرنا۔
265. ثم رأی بنتہ بعد ثلاثین سنة فی المنام۔
182. نقل شروع کرنے سے پہلے واجب ہوتے ہیں یا نہ اسکی تحقیق۔
268. ویستدل به علی الذی من شرع فی صلاة نقل لوصوم نقل وجب علیہ اتمامہ۔
183. والمثبت مقدم۔ قاعدہ کلیہ۔
268. واحاد یشہم نافیة والمثبت مقدم
184. جنازے کا لغوی معنی۔
270. والحنائز جمع جنازہ بالحجیم المفتوحة۔
185. قیراط کا معنی
272. قیراض اصنہ قراط۔
186. عالم حسن کے امور تین اقسام پر ہیں۔
288. ان الامور فی عالم الحسن ثلاثة۔
187. حضور ﷺ کا رویت باری حق ہے۔
291. ان رواية الله تعالى فی الدنيا بالا بصار غیر واقعة فالنبی قدر آہ۔
188. حضور ﷺ کا قیامت کا بیان نہ فرمانا۔
291. المقصود من هذا السؤال کف السامعین عن السؤال عن وقت الساعة۔
189. اسلام علیک یا رسول اللہ۔
292. السلام علیک یا محمد فرد علیہ السلام قال ادنو یا محمد۔

# عمده القاری

جلد نمبر 3



- | نمبر شمار | موضوع   | صفحہ |
|-----------|---|------|
| 1         | حضور ﷺ کی انگلیوں مبارکہ سے پانی کا ٹکنا  |      |
|           | نَبْعُ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ اعْظَمُ مِمَّا أُوتِيَهِ مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ |      |
| 34        | والسلام حین ضرب بعصاء الحجر فی الارض  |      |
| 2         | صحابہ کرام کذب باطل سے پاک ہیں  |      |
| 34        | هم المنزهون عن السكوت على الباطل.   |      |
| 3         | حضور ﷺ کے بال مبارک پاک ہیں۔  |      |
| 35        | فاما شعر رسول الله ﷺ فهو مكرم معظم.   |      |
| 4         | حضور ﷺ کے فضلات پاک ہیں۔  |      |
| 35        | وقد قيل بطارة فضلاته فضلا عن شعره الكريم.   |      |
| 5         | حضور ﷺ کا بول مبارک پینا۔   |      |
| 35        | وقد وردت احاديث كثيرة ان جماعة شربوا دم النبي ﷺ.  |      |
| 6         | حضور ﷺ کا بول مبارک پینا۔   |      |
| 37        | ان ام ایمن شربت بول النبي ﷺ.  |      |
| 7         | حضور ﷺ کے بال مبارک کی قیمت ساری خدائی ہے۔  |      |
| 37        | لان تكون عندي شعرة منه احب الى من الدنيا وما فيها.  |      |
| 8         | حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا حضور ﷺ سے درماتگنا۔                                       |      |
| 37        | ويستنصر ببركته  |      |
| 9         | حضور ﷺ کے بال مبارک کو بطور تبرک رکھنا۔   |      |
|           | ولما حلق راسه كان ابو طلحة اول من اخذ من شعره.  |      |
| 38        | فيه التبرك بشعر النبي صلى الله عليه وسلم.   |      |
| 35        | امام غزالی کا روایع   |      |
| 10        |   |      |

والداوی اذا عمل بخلاف روايته او افتي بخلافها لا يبقى  
حجة

- 41 امام بخاری کے مذہب کے مطابق کتے کا پیشاب پاک ہے۔
- 44 احتج به البخاری علی ثہارة بول الکلب
- 45 اخرج البخاری هذا الحديث يستدل به المذہبه فی طہارة  
سور الکلب.
- 45 قہقہہ سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔
- 48 من صحک فی الصلاة قہقہہ فليعد الوضوء والصلاة.
- 48 امام اعظمؒ تابعی ہیں۔
- 52 وهو آخر من مات من الصحابة بالكوفة سنة سبع وثمانين.
- 52 وضو میں مدد لینے کا مسئلہ۔
- 60 فيه دليل علی جواز الاستعانة فی الوضوء.
- 60 علم کلی کا ثبوت۔
- 66 ما من شیء كنت لم اره الا قد رايته فی مقامی هذا.
- 66 صحابہ کرام کا حضور پر نور ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو تبرکاً استعمال کرنا۔
- 74 فَأَتَى بوضوء فتوضا فجعل الناس ياخذون من فضل وضوئه  
فیتمسحون به.
- 74 آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز
- 75 فيه الدلالة علی جواز التبرک بآثار الصالحين.
- 75 امام عینیؒ کا عشق مبارک۔
- 75 قلت هذا فی حق النبی ﷺ لان لعابه اطيب من المسک.
- 75 مہر نبوت پر کلام۔

- 78 هل كان خاتم النبوة بعد ميلاده.
- 20 امام عیسیٰ کا مہر نبوت پر کلام۔
- الحكمة في الخاتم على وجه الاعتبار ان قلبه عليه الصلاة
- 79 والسلام ملنى حكمة و ايماناً.
- 21 امام اعظمؒ کا مذہب کہ حضور ﷺ کے فضلات پاک ہیں۔
- 79 ابو حنیفہ ینکر هذا ويقول بطهارة بوله
- 22 بے وضو میرے حضور ﷺ کی ناقہ مبارکہ نہ پکڑی۔
- 83 فکوهت ان ارحل رسول الله ﷺ وانا جنب.
- 23 عیسائیوں کے برتن استعمال کرنا منع ہے۔
- 84 ولكن يكره استعمال او انهم و ثيابهم سواء فيه اهل الكتاب.
- 24 اغماء، جنون اور نوم میں فرق ہوتا ہے
- 86 اغماء والفرق بينه وبين الجنون والنوم.
- 25 حضرت جابرؓ پر حضور ﷺ نے وضو کا پانی ڈالا۔
- 87 وصب على فن وضولة.
- 26 حضور ﷺ کے دست مبارک کی برکت سے ہر بیماری دور ہو گئی۔
- 87 فيه دليل على ان بركة يد رسول الله ﷺ تزيل كل علة.
- 27 حضور ﷺ کا پانی کو زیادہ فرمانا۔
- 88 ان يبسط فيه كفه فتوضا القوم كلهم.
- 28 حضور ﷺ کا پانی کو تبرک بنانا۔
- 89 دعا بقدر فيه ماء فغسل يديه ووجهه فيه.
- 29 سات کا عدد برکت والا ہے۔
- 92 ما الحكة في تعيين العدد بالسبعة التبرك و بركة.
- 30 حضور ﷺ کی انگلی مبارک سے پانی کا نکلنا۔



و يستفاد من هذا بلاغة معجزته ﷺ وهو ابلغ من تفجير

94 الماء من الحجر لموسى عليه الصلاة والسلام.  
31 آدمی کا نام قرآن رکھنا جائز ہے۔

94 کتنا نسبی مسعرا المصحف لصدقه.  
32 موزوں پر مسح کرنا شعار اہلسنت ہے۔  
شیخین کریمین کو افضل ماننا شعار اہلسنت تھے۔

97 راه ابو حنیفة من شرائط اهل السنة والجماعة فقال نحن  
نفضل الشيخين و نحب الختین و نرى المسح على الخفين.  
33 نیند سے حضور ﷺ کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

فاما سيدنا رسول الله ﷺ فمن خصائصه انه لا ينقع  
وضوءه بالنوم مضطجعا ولا غير مضطجعا.  
110 گناہ کبیرہ کی تعریف کیا ہے اور یہ کتنے ہیں؟

114 اجتنبوا السبع الموبقات الكبائر تسع.  
35 محققین اہلسنت کا مذہب ہر شے میں حیاتی ہے۔ اور ان میں شنی الا  
یسبح بحمده علی عمومہ پر ہے۔

117 و ان من شئ حی ثم حياة كل شئ بحسبه.  
36 قبروں پر قرآن پڑھنا مستحب ہے۔

117 واستحب العلماء قراءة القرآن عند القبر.  
37 حضور ﷺ کے آثار مبارک میں تبرک ہے۔

117 ذلك من ناحية التبرک باثر النبی علیہ الصلاة والسلام.  
38 جسم اور روح دونوں کو عذاب ہوتا ہے۔

ثم المعذب عند اهل السنة الجسد بعينه او بعصنه بعد  
118 اعادة الروح الى جسده.

- 39 قبروں پر قرآن پڑھنا مستحب ہے۔
- 118 فیہ دلیل علی استحباب تلاوة القرآن علی القبور۔
- 40 ایصال ثواب حق ہے۔
- 118 مر بین المقابر فقر الی اللہ احد حد عشرہ مرۃ۔
- 41 ایصال ثواب پر دلائل مبہوتہ۔
- 119 ولكن اجمع العلماء علی ان الدعاء ینفعهم ویصلهم ثوابہ۔
- 42 صدقات و خیرات کا ثواب پہنچنا حق ہے۔
- 119 هل یبلغ ثواب الصوم او الصدقة او العنق حق۔
- 43 مسجد میں سونا کیسا ہے۔
- 127 واما النوم فیہ فقد نص الشافعی فی الام انه یجوز۔
- 44 بچے کے بول کے بارے میں تین مذہب ہیں۔
- 130 وکیفیۃ طہارۃ بول الصبی والجاریۃ علی ثلاثۃ مذاہبہ۔
- 45 ولادت کے بعد بچوں کو تہرکا بزرگوں کے پاس لیکر جانا۔
- 131 وفيہا استحباب حمل الاطفال الی اهل الفضل للتبرک۔
- 46 بول کھڑے ہو کر کرنے کا مسئلہ۔
- 135 وقد اختلف العلماء فی هذا۔
- 47 حضرت یعقوب علیہ السلام کا اسرائیل نام کی وجہ تسمیہ۔
- 138 فان قلت ما وجه تلقیب یعقوب بن اسحاق۔
- 48 بزرگوں سے دعا کروانا پرانا طریقہ ہے۔
- 138 ودعائه بان اللہ یجعل فی ذریئہ الانبیاء۔
- 49 منیٰ کے پاک ہونے یا نہ ہونے کا مسئلہ
- 145 احتلف فیہ
- 50 واقدیٰ کو معتبر نہ ماننے والوں کا رد۔

- 154 قال بعضهم الواقدي لا يحتج به اذا انفرد  
51 حضور ﷺ نے بول پینے کی اجازت فرمائی۔
- 155 لانه عرف من طريق الوحي فانه شفاء هم فيه.  
52 قاعدہ کلیہ۔ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال.
- 155 ان يكون حجة او لا يكون حجة سقط الاحتجاج.  
53 مرتد کو پانی پلانا حرام ہے۔
- 156 ليس له ان يسقيه المرتد.  
54 متبرک شے کو چوستا جائز ہے۔
- اذا ادرتكم الصلاة وانتم في مرااح الغنم فصلوا فيها فانها  
سكينة وبركة.  
157 قاعدہ کلیہ۔ 55
- والبجرح المبهم غير مقبول عند الحذاق من الاصوليين.  
161 گھی میں چوہا گر جائے تو پاک کرنے کا طریقہ۔ 56
- واما العسل واللبن ونحوها اذامات فيها الفارة.  
162 نحن الآخرون السابقون كما معنی۔ 57
- ان هذه الامة آخر من يدفن من الامم واول من يخرج منها.  
167 قذر کا ضبط۔ 58
- والقدر بفتح الدال المعجمة.  
170 مکانات متبرکہ میں دعا کا قبول ہونا حق ہے۔ 59
- ان الدعوة في ذلك البلد مستجابة.  
171 حضور ﷺ نے سات کافروں کے لئے دعا کی اور وہ برباد ہوئے۔ 60

- اللهم عليك بابي جهل و عليك بعتبة ابن ربيعة و شيبه  
بن ربيعة و الوليد بن عتبة و امية بن خلف و عقبة بن ابي  
معيط و عما و اميه بن خلف  
61 تبرکات نبوی اور صحابہ کا غسل۔  
وما تنخم النبي نخامة الا وقعت في كف رجل منهم فذلک  
بها وجهه و جلده۔  
62 تبرکات نبوی کے بارے میں امام عینی کا مذہب۔  
اما بصاق النبي ﷺ فهو الطيب من کل طيب و الطهر من  
کل طاهر و ان البزاق طاهر اذا كان من فم طاهر۔  
63 تبرکات نبوی ﷺ سے برکت حاصل کرنا۔  
ومن الاستنباط من هذا الحديث التبرک ببتراق النبي ﷺ  
توقير الہ تعظيما۔  
64 نبیز سے وضو کرنے کا مسئلہ۔  
واما الوضوء بالنبيذ جائز۔  
65 نبیز سے غسل کا مسئلہ۔  
اختلف المشائخ في جواز الاغتسال۔  
66 بڑوں کا ادب کرو۔  
فيه تقديم حق الاكابر من جماعة الحضور و تربيته على  
من هو اصغر منه۔  
67 وضو کے بعد رو مال استعمال کرنا کیسا ہے؟  
وفيهما كراهة التنشيف بالمندیل۔  
68 واؤ جمع کے لئے آتا ہے۔  
ان الواز للجمع۔



- 69 کان استمرار کے لئے آتا ہے۔
- 203 کان تدل علی الاستمرار۔
- 70 لفظ کان استمرار کے لئے آتا ہے۔
- 206 لان هذه اللفظة تدل علی الاستمرار والدوام۔
- 71 ایک دواؤ استفتاحیہ ہوتی ہے۔
- 207 ان هذه الواو تسمى واو الاستفتاح يستفتح بها كلامه۔
- 72 حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کا تذکرہ۔
- 216 انه اجتمع عنده احدى عشرة امرأة بالتزويج۔
- 73 حضور ﷺ چار ہزار مردوں کی قوت کے حامل تھے۔
- 217 فاذا ضربنا اربعين في مائة صارت اربعة آلاف۔
- 74 انسان کو بشر کیوں کہتے ہیں۔
- 221 اى ظاهر جلده والمراد به ماتحت الشعر۔
- 75 كاف مقارنہ بھی ہوتا ہے۔
- 223 هذه الكاف تسمى بكاف المقارنة۔
- 76 حالت جب میں تکبیر کروادی اس کا جواب۔
- 224 انه جنب قبل ان يكبر وقبل ان يدخل في الصلاة۔
- 77 حضور ﷺ کی شان مبارک۔
- 225 انه خاص بالنبي ﷺ۔
- 78 تکبیر میں کب کھڑا ہو؟
- 225 وقد اختلف العلماء من السلف متى تقوم الناس الى الصلاة۔
- 79 حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں کے نام مبارک۔
- 230 وكان بنو يعقوب اثني عشر رجلاً۔
- 80 موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ۔ پتھر کا کپڑے پہنانے والا۔

- 229 ففر الحجر بثوبه فخرج موسىٰ في اثره.  
81 وہ پتھر کو نسا تھا؟
- الحجر الذى وضع موسىٰ ثوبه عليه هو الذى كايحمله معه  
231 فى الاسفار فبضر به قيتفجر منه الماء.
- 82 حضرت ايوب عليه السلام پر سونے کی بارش ہوئی۔  
231 فخر عليه الجراد من ذهب.
- 83 حضرت ايوب عليه السلام سرکار لوط عليه السلام کے دوہتے تھے۔  
231 وامه بنت لوط عليه السلام.
- 84 مکانات متبرکہ حق ہیں۔ قدیم سے ان کی برکتیں حاصل کرنا چلا آ رہا ہے۔
- 232 وهى قرية من نوى عليه مشهد وهناك قدم فى حجر.  
85 لفظ بلیٰ اور نعم میں فرق۔
- 232 لان بى مختصة بايجاب النفى ونعم مقرر ولما سبقها.  
86 قاعدہ کلیہ۔
- 232 لان النكرة فى سياق النفى تفيد العموم.  
87 اولیاء کاملین کے ذکر سے برکات نازل ہوتی ہیں۔
- 233 قال احمد يستنزل بذكره القطر  
88 جو زنگا غسل کرنے کا عادی ہو اس کی شہادت قبول نہیں۔
- اتفق ائمة الفتوى كما نقله ابن بطال على ان من دخل الحمام  
234 بغير منظرانه تسقط شهادته بذلك.
- 89 بزرگوں کے پاس بے وضومت بیٹھو، صحابہ کرام کا ادب رسالت بجالانا۔
- 237 كنت جنبا فكرهت ان اجالسك وانا على غير طهارة.  
90 مسلمان کی عزت زندہ رہنے سے یا مرنے سے ایک ہی رہتی ہے۔

- وانہ طاہر سواء كان جنبا او محدثا حيا او ميتا وكذا سورة  
عرقه ولعابه ودمعه. 239
- 91 انسان کے پینے کا حکم کیا ہے؟
- 239 ان عرق الجنب طاہر.
- 92 میت کو غسل دینے کی وجہ؟
- 240 فقیل انما وجب لحدث یحلہ باسترخاء لمفاصل لا لنجامته.
- 93 بزرگان دین کا ادب کرو۔
- 240 فیہ استحباب احترام اہل افضل
- 94 اول حیض حضرت حوا علیہا السلام سے شروع ہوئی۔
- 256 ان ابتداء الحيض كان على حوا بعد ان ابطت من الجنة.
- 95 حالت حیض میں وطی کرنے کا حکم۔
- 266 ان مباشرة الحائض على اقسام
- 96 صدقہ عذاب کو دور کرتا ہے۔
- 269 قال يا معشر النساء تصدقن فاني اريتكن اكثر اهل النار.
- 97 عقل کی تعریف۔
- 271 العقل جوهر خلقه الله في الدماغ.
- 98 صدقہ عذاب کو دور کرتا ہے اور گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔
- 273 ان الصدقة تدفع العذاب وانها تكفر الذنوب.
- 99 امام بخاری کا مذہب یہ ہے کہ جنہی قرآن پڑھ سکتا ہے جبکہ جمہور آئمہ کے  
خلاف مذہب ہے۔
- 275 واستدل بها على جواز قراءة الجنب القرآن
- 100 غیر اللہ کا تصرف حق ہے۔
- 293 ولكلام الملك و تعرفه اوقات

- 101 رزق کا لغوی معنی  
الرزق کلام العرب الحظ.
- 102 خارجیہ کے چھ فرقے ہیں۔  
و کبار فرق الحروية ستة.
- 300  
103 اہل اللہ کی مجلس میں حاضری دینا لازمی ہے۔
- 305  
104 ولكن ممن يدعو او يومن وجاء بركة المشهد الكريم.  
قاعدہ کلیۃ زمانہ کے بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔
- 305  
اليوم الفتوى على المنع مطلقا ولا سيما في الديار المصرية.



عمدة القاری

جلد نمبر 5

1. شان فاروق اعظم رضی اللہ عنہ۔
- 8 کنا جلو ساً عند عمر رضی اللہ عنہ۔
2. حضور فاروق اعظم کا وجود قنوں کے آگے دروازہ ہے۔
- آپ کے وصال کے بعد قنوں کا دروازہ کھل جائے گا۔
- 10 ان الحائل بین الفتنة والا سلام عمر وهو الباب۔۔۔
3. آخری وقت کے افضل ہونے کی دلیل۔
- 12 ان اتنوير بصلاة الفجر افضل وان تأخير العصر افضل
4. ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا ثبوت۔
- 19 اذا اشتد الحر فابر دوا بالصلاة۔۔
5. نماز ظہر کے ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا مسئلہ۔
- 21 اختلف الفقهاء فی الابراد الصلاة۔
6. (۱) دوزخ کا شکایت کرنا حقیقت پر محمول ہے۔
- 23 اشتكت النار شكوى النار الى ربها۔
- (۲) حضور ﷺ کے کلام مبارک کو حقیقت پر محمول کرنا ہی اولیٰ ہے۔
- 23 لا يحتاج الى تاويله۔
- (۳) دوزخ کا حضور ﷺ سے کلام کرنا۔
- انا النار تخاطب سيدنا محمد ارسل الله ﷺ
- (۴) جنت و دوزخ کا دور سے سننا حق ہے۔

وہو یرل علی ان النار تفہم و تعقل و مرجاء انه لیس سنئ اسعح من الجنة والنار 23

7. دنیا کی آگ ستر مرتبہ پانی میں ڈال کر دنیا میں لائی گئی ہے۔

24 ضربت بالماء سبعین مرة۔

8. حضور ﷺ کا علم کلی کا ثبوت۔

26 ان يقول سلونی۔

9. سلونی کے ذریعے حضور ﷺ نے منافقین کو جواب دیا۔

27 هو سلونی لا نه بلغه ان قوما من المنافقین۔

10. نماز جمع کر کے پڑھنے کا مسئلہ

31 وقد اختلف الناس فی جواز الجمع بین الصلاتین

11. امام عینی کی تحقیق اور امام نووی کا رد (نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ)

31 واحسن التاویلات فی هذا۔

12. ظہر کا دو مثل تک ہونا۔

33 صلی بی العصر حین کان ظله مثله

13. حضور ﷺ کا عصر کی نماز پر تاکید فرمانے کی وجہ۔

38 ان یکون تخصیص العصر لکونه جوابا بالسائل۔۔

14. (۱) رویت باری تعالیٰ موثنین کیلئے جنت میں حق ہے۔

43,42 انکم سترون ربکم کما ترون هذا۔

(۲) رویت کے منکرین خارجی معتزلہ مرجحہ ہیں۔

43 منع من ذالك المتزلة والخوارج وبعض المرجحة۔

(۳) رویت باری تعالیٰ پر اہلسنت کے دلائل۔

43 ولاهل السنة ما ذكرناه من الاحاديث الصحيحة۔

(۴) خارجيہ معتزلہ کے عقلی دلائل۔

43 ان عدم الوقوع لا يستلزم عدم الجواز۔

15 حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں۔

44 يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل۔

16 ملائكة كاج اور عصر کے وقت آتا۔

44 واما الملائكة فعند اكثر العلماء هم۔

17 (۱) عصر صبح کو آنے والے فرشتے کرانا کاتین کے علاوہ ہیں۔

45 والظاهر انهم غير هم لانهم قد جاء في بعض الاحاديث۔

(۲) کرانا کاتین کا آدمی کے مرنے کے بعد اسکی قبر پر قیامت تک رہنا

ایصال ثواب پر دلیل ہے (عرس۔ زیارت قبور قبر پر ذکر کرنا ثابت ہے۔

45 اذامات العبد جلس كاتباه عند قبره۔

(۳) عصر اور فجر میں ملائکہ کے آنے کی حکمت

45 شهور معهم الصلاة في الجماعة۔

(۴) صبح اور عصر میں فرشتے باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔

45 اللفظ يحتمل بالجماعة وغيرهم۔

18 اللہ تعالیٰ کے سوال کرنے کی حکمت

46 المحكمته فيه استدعاء شهادتهم لنبي آدم بالخير۔

19 انبيا کرام اور اوليا کرام کی محبت تقرب الی اللہ کا وسیلہ ہے۔

46 وفيه الايدان بان الملائكة تحب هذه الامه۔



20. امام نووی کا تاخیر فجر پر اعتراض اور امام عینی کا جواب  
 قال النووي قال ابو حنیفة تبطل صلاة الصبح بطلوع الشمس۔ 48
21. احناف پر تاخیر فجر کے اعتراض پر جواب۔  
 واما الجواب عن الحديث المذكورة۔ 48
22. اشیا میں اصل اباحت ہے (قاعدہ کلیہ)  
 لان الاصل في الاشياء اباحة۔ 49
23. حضور کو قیام قیامت کا علم ہے۔  
 انما بقاء کم فیما سلف قبلکم من الاصم۔ 50
24. جن احادیث میں مثالیں بیان کی گئی ہوں ان کا تعلق احکام شرعیہ سے نہیں ہوتا۔  
 بان الاحکام لا تتعلق بالا حادیث التي تالی لضرب الامثال۔ 51
25. عصر کا وقت دو ٹوٹی ہونے پر احناف کی دلیل اول۔  
 لا يصح الاعلى مذهب الحنفية۔ 52
26. حضور ﷺ کو قیامت کا علم ہے۔  
 مثل المسلمين واليهود والنصارى كمثل رجل استاجر قومًا۔ 53
27. حضور ﷺ حیات ہیں یہ جمہور محدثین کا مذہب ہے  
 اجتح به البخاری ومن قال بقوله على الموت الخضر۔ 62
28. صبح کی نماز کے فرضوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو۔  
 لا صلاة بعد صلاة الصبح في تطلع الشمس۔ 76
29. عصر کے بعد جو نماز پڑھتا حضرت عمر اسکو درے لگاتے تھے۔  
 وكان عمر يضرب على الركعتين بعد العصر۔ 77

30. حضرت خالد بن الولید کا عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے والے کو مارنا۔
- وكان خالد بن الوليد يضرب الناس على الصلاة بعد العصر - 77
31. عصر کے بعد نماز پڑھنے کا جواز بنی احادیث سے نکلتا ہے اور اس کا جواب۔
- نم یکن رسول الله يدعهما سرا و علانية رکعتان - 78
32. شام سے پہلے دو نفل پڑھنا منع ہے۔
- اول الامر قبل النهی - 78
33. عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کے جوابات
- اجيب عنه بان النهی كان فی صلاة لا سبب لها - 86
34. حدیث فعلی اور قولی کا جب تعارض آجائے تو قولی کو ترجیح دی جائے گی۔
- ان النهی قول و صلاته فعل --- 86
35. روح کے متعلق کلام۔
- الارواح جمع روح یذکر ویؤنث وهو جوهر لطیف نورانی - 88
36. کرامات حق ہیں۔
- وفیه اثبات کرامات الاولیاء وهو مذهب اهل السنة - 101
37. اذان کی مشروعیت۔
- اذا سمع المنادی نیادی 106, 102
38. حضور صاحب امر اور نبی ہیں۔
- لان اطلاق مثله ینصرف عرفا لى صاحب الامر والنهی - 103
39. اذان فرض ہے یا واجب اسکی تحقیق۔
- ان الشفع واجب لیقع الاذان - 104

40. غیر نبی کے خواب پر جب احکام مشروع نہیں ہوتے  
تو صحابی کے خواب پر اذان کیسے مشروع ہو جاتی ہے۔  
فی اثبات الاذان بروایہ عبد اللہ بن زید۔ 107
41. آسمانوں کی آوازیں سنتا۔  
والحکمة فی تخصیص الاذان بروایة الرجل ولم یکن یوصی۔ 107
42. اذان میں ترجیح کا مسئلہ۔ ابو مخذومہ کی ترجیح والی حدیث کا جواب۔  
ان ترک الترجیح لم یضرہ وحجت الشافعی حدیث ابو محذومہ۔ 108
43. هذا من قول ایوب الامن قول النبی۔  
هذا للفظ اعنی قوله الا الاقامة من قول ایوب۔ 109
44. (۱) اذان کے فضائل (۲) امام عینی کے مطابق اذان کی شن۔  
(۳) اذان سے بھاگتا ہے قرآن سے کیوں نہیں بھاگتا۔  
هذا تمثیل لحال الشیطان عند هرو به من سماع الاذان۔ 111
45. ہر شے میں حقیقت زندگی ہے (سمع کاحل)  
انما یهرب من الاذان حتی لا یشهد بما سمعه۔ 112
46. شیطان 36 میل تک بھاگ جاتا ہے۔  
وحاء ستة وثلاثون ميلا۔ 112
47. تشویب کا معنی۔  
معنی التشویب فی الاصل الاعلام بالشیء۔ 112
48. موزن کے فضائل۔  
كذلك الموزن له اجر عظیم۔ 113



49. ہر شے میں سمع ہے۔
- 113 ویصد قہ کل رطب ویابس سمعہ۔
50. اذان سے عذاب معاف ہو جاتا ہے۔
- 113 اذان فی قرۃ امنہا اللہ تعالیٰ من عذابہ ذلک الیوم۔
51. ہر شے میں سمع حقیقتہ ہے۔
- 114 فانہ لا یسمع مدی صوت الموزن جن ولا انس۔
52. ہر شے حقیقتہ سنتی ہے یہ حق ہے۔
- 115 قبل المراد بہ کل ماسمع الموزن من الحيوان۔
53. جناب بنی آدم کی آوازوں کو سنتے ہیں۔
- 115 وفيہ ان الجن یسمعون اصوات بنی آدم۔
54. وسیلہ کا معنی
- 122 الوسيلة وهي فی اللغة ما یقرب بہ الی الغیر۔
55. امت کا حضور سے وسیلہ کی دعا کر کے استعانت حاصل کرنا۔
- 123 والا ستعانة بدعائه فی حوائجہ۔
56. حضور کا مقام محمود پے فائز ہونا۔
- 123 وقيل اجلسہ علی العرش وقيل علی الكرسي۔
57. صف اول میں کھڑا ہونے کے فضائل۔
- 125 استنفر علیہ الصلاة والسلام للصف الاول ثلاث مرات۔
58. بعض مالکی جمعہ کو فرض بھی نہیں مانتے اور امام مالکؒ سے روایت سنت ہونے کی ہے اس سے احتیاط لازمی ہوگی بلکہ فرض عین ہی رہی۔



- 128 بعض المالکۃ حیث قال ان الجمعة لیست بفرض -
- 59 حضور کے تین موذن تھے۔
- 130 کان الرسول اللہ ﷺ ثلاثة مودنین۔
- 60 حضرت بلال کارات کو اذان دینے کی وجہ۔
- 130 الذی کان یوذن باللیل قبل دخول الوقت -
- 61 شام کے وقت دو نفل جماعت سے پہلے پڑھتا۔
- 139 سئل ابن عمر عن الركعتین قبل المغرب -
- 62 حج کے فرضوں کے بعد نفل پڑھنے کی ممانعت۔
- 141 ان رسول اللہ خرج علينا ونحن نصلی هذا الصلاة -
- 63 امامت اذان سے افضل ہے۔
- 144 فیہ حجة لا محابنا فی تفضیل الامامة علی الاذان -
- 64 امام بخاری کے نزدیک اذان کے وقت کان میں انگلیاں مت دو۔
- 148 وکان ابن عمر لا یجعل اصبعیه فی اذنیه -
- 65 امام کو رکوع میں ملنے سے رکعت ہو جاتی ہے تو ثابت ہوا کہ فاتحہ فرض نہیں ہے۔
- 152 وهو قول الجمهور انه یكون مدر کاتلك الركعة -
- 66 حی علی الصلوة پر کھڑے ہونا چاہیے۔
- 154 وقال ابو حنیفة و محمد یقومون فی نصف انقال حی علی لصلاة -
- 67 انبیاء کرام کا انسان بطور تشریح ہوتا ہے۔
- 156 جواز النسیان علی الانبیاء فی امر العبادۃ لتشریح۔

68. انسان ملائکہ سے افضل ہیں۔
167. منہ الدلائل علی تفضیل صالحی الناس علی الملائکۃ۔
69. شہدائی پانچ اقسام ہیں۔
170. الشہداء خمس المطعون والمطون والغریق۔
70. شہید کے معنی۔
171. لشہداء جمع شہید سمي به لان لملائکۃ يشهدون موته فكان صتهودا۔
71. شہید کا نماز جنازہ نہ پڑھو۔
172. قال مالك والشافعي واسحق لا يصلى عليه۔
72. مسجد جامع کا زیادہ ثواب جمعہ کے دن ہوتا ہے۔
174. انما فضل المسجد الجامع بلجمعة۔
73. وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت۔
174. اذا كان امام القريب مبتدعا اولحانا في القراءة۔
74. امام عادل کو مقدم کرنے کی وجوہات۔
178. قدم الامام العادل في ذكر السبعة كثر مصلحة۔
75. صدقہ کی فضیلت۔
180. ان الملائکۃ مقالت يا رب هل من خلقتك ستی۔
76. صبح کی جماعت ہو رہی ہو تو فجر کی سنت پڑھنے یا نہ پڑھنے اس مسئلہ پر تحقیق۔
184. اختلف العلماء فيمن دخل المسجد لصلاة الصبح۔
77. جو فجر کی سنتیں پڑھنے کے قائل ہیں ان کے دلائل۔
185. واستدل من اجاز ذلك۔

78. صحابہ کا عمل یہ تھا کہ سنت فجر پڑھ کر جماعت کے ساتھ شامل ہوتے تھے۔  
 185 قال البيهقي هذه الزيادة لا صل لها۔
79. سنت فجر کی تاکید۔  
 185 ان رسول الله لم يكن على شئ من النوافل۔
80. حضور کا حضرت ابو بکر صدیق کا آخری عمر میں مصلى کلام ہنگام کی خلافت پر پیدل ہے۔  
 186 لما مرض رسول الله ﷺ مرضه الذي۔
81. آخری امامت کروانے کی روایات مبارکہ  
 187 ذكر اختلاف الروايات في هذه القصة۔
82. حضور کا آخری وقت میں حضرت صدیق اکبر کے پیچھے نماز پڑھنا۔  
 187 فلماء حفل المسجد ذهب ابو بكر يجلس۔
83. حضور نے آخری وقت میں صرف دو نمازیں مسجد میں ادا فرمائیں  
 ایک میں امام تھے اور ایک میں مقتدی۔  
 188 انه ﷺ في علة صلاتين في المسجد۔
84. حضرت فاروق اعظم کو حضور کا جماعت کروانے سے ہٹا دینا۔  
 188 مروا ابا بكر يصلي بالناس خرج عبد الله بن ترمعة۔
85. حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے انکار کی وجہ خلافت پر واضح دلیل ہے۔  
 189 انها علمت ان الناس علموا ان اباها يصلح لخلافة۔
86. حضرت صدیق اکبر کا حضرت عمر کو جماعت کروانے کیلئے کہنے کی وجہ۔  
 189 ان رسول الله ﷺ يا مراك ان تصلي بالناس۔



87. حضرت صدیق اکبر کے افضل الصحابة ہونے کی دلیل۔
190. فیه تقدیم ابی بکر و ترجیحہ عنی جمیع الصحابة۔
88. حضور امام تھے یا حضرت صدیق اکبر امام تھے۔
191. هل كان النبي الامام او ابو بكر الصديق۔
89. آخری نماز حضور نے حضرت صدیق اکبر کے پیچھے ادا فرمائی۔
191. فان الصلاة التي كان فيها النبي اماما۔
90. بزرگان دین کو برکت کیلئے گھروں میں بلانا اکابرین کا طریقہ ہے۔
193. فصل رسول الله في بيتي مكانا انتخذه مصلی۔
91. بزرگان دین کو گھروں میں بلانا۔
195. فیه جواز اتخاذ الطعام لا ولی الفضل لستیفید من علمهم۔
92. نماز کے وقت کھانا آجائے تو کھانا پہلے کھاؤ اور نماز بعد میں۔
197. كراهة الصلاة محضرة الطعام الذي يريد اكله۔
93. دو مجدوں کے دوران جلسہ کا حکم اور دوسری رکعت اٹھنے پر زمین پر ٹیک لگا کر اٹھنا۔
201. اختلف العلماء في هذه الجلسة۔
94. (۱) حضرت صدیق اکبر افضل الصحابة ہیں۔ (۲) خلافت صدیق اکبر پر دلیل۔
- فیه دلالة علی فضل ابی بکر۔ کان ابو بکر اعلمنا
- ومراجعة الشارع بانه هو الذي يصلي تدل علی ترجیحہ
203. علی جمیع الصحابة وتفضیله۔
95. حضور کا سیدنا صدیق اکبر کو دینا سے خلیفہ بنا کر تشریف لے جانا۔
205. لان اشارته الیه بالتقدیم امر له بالصلاة۔



95. خلافت صدیق اکبر کی دلیل۔

205 ان ابا بکر کان خلیفۃ فی الصلاة الی موتہ ﷺ  
96. وہابیہ ملعونہ کی صراطِ جمیم کی عبارت کا جواب۔

208 فصلى ابا بکر فحاء رسول الله ﷺ۔  
97. حضور کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حقیر کر کے پیش کرو۔

210 و نعتہم یقل ابو بکر مالى او مالا ابی بکر تحقیر النفسہ۔  
98. حضور کے ساتھ کلام کرنے سے نماز نہیں ٹوٹی۔

210 لان ذلك من خصائص النبی ﷺ۔  
99. سیدنا صدیق اکبر افضل الصحابہ ہیں۔

211 فیہ فضل ابی بکر علی جمیع الصحابة۔  
100. سیدنا صدیق اکبر افضل الصحابہ ہیں۔

211 فیہ تقدیم الاصلح والافضل۔  
101. بزرگانِ دین کو برکت کیلئے گھروں میں بلانا جائز ہے۔

213 استاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت له۔  
102. امام بیٹھا ہوا اور مقتدی کھڑے ہوں اس مسئلہ کی تحقیق۔

216 فیہ دلیل علی محۃ امامۃ القاعد للقائم۔  
103. امام سے پہلے سرائٹھانے والے کا شر

223 مایا من الذی یرفع راسہ قبل الامام۔  
104. پہلے سرائٹھانے پر وعیدیں۔

223 ملین لئی یرفع راسہ فی صلاتہ فی یحول لہ صورۃ فی صورۃ لحمل۔

105. شیعوں کی شکل موت کے وقت خنزیر اور گدھے کی طرح ہو جاتی ہے۔  
 ان جماعة من الشيعة الذين يسبون اصحابه قد تحولت صورتهم الى  
 صورة حمار وخنزير عند موتهم۔ 224
106. قرآن سے پڑھ کر امامت کروانے کا مسئلہ۔  
 ظاهره يدل على جواز القراءة من المصحف في الصلاة۔ 225
107. غلام کی امامت کروانے کا مسئلہ۔  
 واما اقامة العبد فقد قال اصحابنا تكره امامة العبد۔ 225
108. ولد الزنا کی امامت کا مسئلہ۔  
 واما امامة ولد الزنا فحائزة عند الجمهور۔ 226
109. جاہل کی امامت کا مسئلہ۔  
 والا عراب سكان البادية من العرب۔ 226
110. وہ کئی صورتیں ہیں جن میں امام کی نماز باطل ہوتی ہے مگر مقتدی کی جائز ہوتی ہے۔  
 ان الامام اذا ظهر محدثا او جنبا لا يعيد الموتى صلاة۔ 229
111. صحابہ کرام اور تابعین کا حکام ظالموں کے پیچھے نمازیں ادا کرنا۔  
 ان الحجاج لما اخرا الصلاق بعرفة صلى ابن عمر رحله۔ 230
112. بدعت کی دو قسمیں حسنة اور سيئة اور بدعت کا معنی۔  
 وهى على قسمين بدعة ضلالة وبدعة حسنة۔ 230
113. حضرت عثمان کا بڑا دشمن عبدالرحمن بن عديس اور کنانة بن خارجي تھا۔  
 امام الفتنة هو عبدالرحمن بن عديس۔ 231

114. خارجی کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے۔  
 231 وصلاة الخارجی غیر صحیحہ۔
115. جمعہ کیلئے سلطان یا اسکا نائب ہونا شرط ہے۔  
 232 ولہ امام عادل۔
116. وہابیہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔  
 232 لا یفسی خلف احد من اهل الاهواء۔
117. حضرت معاذؓ کا دوبارہ جماعت کروانے کے جوابات۔  
 فی ہذا رو عنی من زعم ان المراد ان الصلاة التي كان يصيظها مع  
 236 النبي غير الصلاة التي كان يصيظها بفوجہ۔
118. مقتدی فرض نماز نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ یا نہیں اس مسئلہ کی تحقیق۔  
 استدل الشافعی بهذا الحديث عنی محجة اقتداء المفترض بالمنقل۔
- 239 119. امام طحاوی کے جوابات۔
- 239 120. لا حجة فيها لانها لم تكن بامر النبي ولا تقريره۔  
 انی ارئکم ظہری ظاہر پر محمول ہے۔
- 254 121. هذا تاويل لا حاجة اليه بل حمل ذلك على ظاهره۔  
 رويت ميرے حضور کی بفضل ایزدی سے ہے۔
- 255 122. ولا يلزم رو بيتنا تلك المحاسة۔  
 جو صف میں اکیلا نماز پڑھے اس کا کیا حکم ہے۔
- 261 اختلاف اہل العلم فیمن صلی خلف الصف وحده۔

123. امام اور مقتدیوں میں کوئی شے حایب ہو تو کیا حکم ہے۔  
 262. ولکن مافی الباب یدل علی ان ذلک جائز۔  
 124. نوافل کی جماعت جائز ہے۔  
 264. وفیه جواز النافلة فی جماعة۔  
 125. تراویح کی بیس رکعت ہیں۔  
 267. ثم انها عشرون رکعة۔  
 126. تکبیر تحریمہ کا مسئلہ۔  
 268. واختلف العلماء فی تکبیر الاحرام۔  
 127. رفع یدین کی بحث۔  
 272. فیه رفع الیدین عند تکبیر الركوع۔  
 128. عدم رفع کے قائلین۔  
 272. عندابی حنیفة واصحابہ لا یرفع یدیه الا فی تکبیر الاولی۔  
 129. عدم رفع کے دلائل۔  
 273. کان النبی اذا کبر الافتتاح الصلاة۔  
 130. رفع یدین منسوخ ہے اسکی دلیل۔  
 273. والذي یحتج به الخصم من الرفع۔  
 131. رفع یدین کی حدیث کے جواب اور ابن عمر کی حدیث کا جواب۔  
 273. مارایت ابن عمر یرفع یدیه الا فی اول۔  
 132. ابو حمید سعدی کی حدیث کا جواب۔  
 273. ان اباداؤد قد اخرجه من وجوه كثيرة۔



133. حضرت ابوہریرہ کا جواب۔
- 273 فط ان حتج الخصم بحديث ابی ہریرہ۔
134. حدیث وائل بن حجر کے جوابات۔
- 274 فان احتج الخصم بحديث وائل بن حجر۔
135. حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث مبارکہ اور اسکی ترجیح کی وجہ۔
- 274 اخرجه ابو داؤد والنسائی فجوابہ۔
136. حدیث علی کا جواب۔
- 274 فان احتج الخصم الحديث بحديث علی۔
137. دو رکعتوں سے اٹھتے وقت بھی رفع کرے۔
- 276 واذا قام من الركعتين رفع يديه۔
138. ہاتھ نماز میں کہاں باندھے۔
- 278 ان الكلام في وضع اليد على اليد في الصلاة على وجوه۔
139. پہلا مقام نفس وضع میں ہے۔
- 279 في اصل الوضع فعندنا يضع وبه۔
140. دوسرا مقام صفت وضع میں ہے۔
- 279 في صفة الوضع عندنا۔
141. تیسرا مقام ہاتھ کہاں باندھے۔
- 279 في مكان الوضع فعندنا۔
142. چھوٹا مقام ہاتھ باندھنے کا وقت کونسا ہے۔
- 279 وقت وضع اليدين و الاصل فيه۔

143. پانچواں مقام ہاتھ باندھنے کی حکمت ہے۔  
 279 فی الحکمة فی الوضع علی الصدر او اسرة۔
144. بسم اللہ شریف آہستہ پڑھو۔  
 281 هذا ظاهر فی عدم الجهر باسلمة۔
145. بسم اللہ آہستہ پڑھے یا نہ۔ یہ فاتحہ کی آیت ہے یا نہیں۔  
 282 ان هذا الحديث رواه عن انس۔
146. بسم اللہ شریف آہستہ پڑھنے کی روایات۔  
 282 لم یکن رسول الله ولا ابابکر وعمر یجھرون بسم الله۔
147. اس حدیث کے الفاظ کے اختلاف کا ذکر۔  
 283 فی اختلاف الفاظ هذا الحديث۔
148. بسم اللہ فاتحہ کی آیت ہے یا نہیں (تیسری وجہ)  
 284 استنج به ملک واصحابه علی ترک التسمیہ فی ابتداء الفاتحہ۔
149. (چوتھی وجہ) بسم اللہ آہستہ پڑھے یا اونچی آواز سے۔  
 284 فی انها یجھر بها ام لا۔
150. جن احادیث میں بسم اللہ باواز بلند پڑھنا آیا ہے۔ ان کے جوابات۔  
 285 واما حديث ابی هريره فرواة النسائی فی سنة۔
151. حدیث ابن عباس کا جواب۔  
 287 واما حديث ابن عباس ماخرجه البيهقي فی سنة۔
152. حکم بن عمیر کی حدیث کا جواب۔  
 289 واما حديث الحكم بن عمير فاخرجه دارا لقطنی۔

153. حدیث جابر کا جواب۔
289. واما حدیث جابر فانخرجه الحاكم في الاكلیل۔
154. احادیث جہر کی کل احادیث ضعیف ہیں۔
290. واحادیث الجہر وان كثرت روايتها فكلها ضعيفة۔
155. امام بخاری کو امام اعظم سے خاص تعصب ہے تعصب کے باوجود بسم اللہ جہر پڑھنے کی حدیث نہیں لاسکے۔
290. وهذا لبخاری مع شدة لتعصبه۔
156. امام ابو داؤد و النسائی، ترمذی، ابن ماجہ کا حال دیکھو۔
290. هذا ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن حاحه۔
157. احادیث جہر مقدم ہیں اس کا جواب۔
290. احادیث الجہر تقدم على احادیث الافقاء و باشاه۔
158. خارجی کش حدیث۔
291. كان رسول الله يجهر بيسم الله الرحمن الرحيم۔
159. بسم اللہ قرآن کی آیت ہے یا نہیں (پانچویں وجہ)
291. فی كونها من القرآن ام لا وفي انها من الفاتحة ام لا۔
160. نماز میں شروع سے کیا پڑھے۔ سبحانك اللهم يا كچھ اور۔
294. هذا الباب دليل على انه يري الاستفتاح بهذا۔
161. بلی کی بددعا سے دوزخ میں جانا۔
297. قال اتخذ شهرة قلت ما شان هذا۔

162. صلاة کسوف کا طریقہ کیا ہے؟

300 وہی کھینٹہ النافلة عندنا بغير اذان والاقامة۔

163. احتناف کے دلائل۔

302 واحی بنا احتجوا فیما ذهبوا الیه۔

164. نماز کسوف میں قراۃ کرے یا نہ کرے۔

302 فی صفة القراءة فیما فمذهب ابی حنفیة۔

165. نماز کسوف میں جماعت کرائے یا نہ کرائے۔

303 فی صلاة کسوف القمر قال اصحابنا لیس فی خوف القمر۔



# عمده القاری

جلد نمبر 6

1. قرأت خلف الامام مت کرو۔
11. لا یقرأ الموتم شیئا من القرآن ولا بفتحہ الكتاب فی شی من الصلوات
2. دلائل عدم قرأت فاقرء اما تیسر من القرآن۔
11. لا صلوة حدیث مشہور اور اس کا جواب۔  
نفی بمعنی نہیں کہتے ہیں۔ لا صلوة بمعنی لاتصلوا۔
12. دلیل عدم قرأت۔ قرأ الامام قراءۃ له۔
3. امام یعنی کا امام دارقطنی کو بے حیا فرمانا جو امام اعظم کو ضعیف فی الحدیث کہتے ہیں وہ بے حیا ہیں
12. لو تاذب دارقطنی واستحیی
4. قراءۃ کو منع کرنے والوں کی تعداد اسی 80 تک ہے۔ ان صحابہ کے نام جو قراءۃ کو منع کرتے تھے۔
13. کانوا ینہون عن القراءۃ خلف الامام
5. جو قراءۃ کرے اسکے منہ میں مٹی بھرو۔
13. ملی فواہ ترابا۔
6. بیہقی کی حدیث کا جواب
13. قولہ قراءۃ الامام قراءۃ له۔
7. حدیث مسلم اور ابوداؤد کا جواب
14. من صلی صلاۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج کا جواب
8. فاقرء اما تیسر پر اعتراض اور اس کا جواب
14. قولہ تعالیٰ فاقرؤا اما تیسر.....

9. حدیث ابوداؤد کا جواب

روی ابو داؤد امر النبی ﷺ ان انا دی انه لا صلوة الا

بقراءة فاتحه الكتاب

10. امام عینی کا آخری فیصلہ

وهذه الحديث كلها لا تدل على فرضية قراءة الفاتحة

11. حدیث ابوداؤد کا دوسرا جواب

فی حدیث ابوداؤد المذكور امره

12. لاصلاة كما عني۔

قال سفيان لمن يصلي وحده

13. ابوداؤد کی حدیث کا جواب

هذا لا يدل على الوجوب.

14. امام عینی کا شافعیہ پر جواب ساکت

انما جعل الامام ليؤتم به.

15. ابن عجلان پر اعتراضات اور اسکے جواب

انما هي من تخليط ابن عجلان

16. امام مسلم کا فرمانا حدیث عدم قراة صحیح ہے۔

قال هو عندي صحيح

17. فاتحہ فرض نہیں ہے۔

ثم اقراء ما تيسر معك من القرآن

18. بارہ ہزار جنات کا حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دینا۔

كانوا اثني عشر الفا.

19. جن کب پیدا کیے گئے۔

- 38 فی ابتداء خلق الجن
20. سورتوں اور آیات کی ترتیب توفیقی ہے۔
- 41 ترتیب السور من ترتیب النبی ﷺ او من اجتہاد المسمّلین
21. گیارہ رکعت والی حدیث سے مراد تہجد ہے۔
- 45 وفيه دليل ان صلاة من الليل....
22. آمین قراءت میں داخل نہیں ہے۔
- 48 ان آمین لیس من القرآن
23. قراءۃ خلف الامام نہیں ہے۔
- 49 اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامينه الملائكة غفر له
24. دور سے سننا حق ہے۔
- 47 اهل السماء امين نحفر له ماتقدم من ذنبه
25. آہستہ آمین کہنے کے دلائل۔
- 53-50 وهو قول ابی حنیفۃ والکوفیین واحد قولی مالک
26. فاتحہ فرض نہیں ہے۔
- 54 انه انتهى الى النبی ﷺ
27. حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی فضیلت
- 64 ابن مسعودؓ اسلم قديماً وهو صاحب نعل رسول الله ﷺ
28. فاتحہ فرض نہیں ہے۔
- 68 ثم اقرآ ماتيسر مغك من القرآن
29. دعاء قنوت و تروں کے علاوہ جو آئی ہے وہ منسوخ ہے۔
- 73 وقال الترمذی وقال احمد واسحاق لا یقنت فی الفجر
30. ملائکہ کی نمازوں میں حاضری حق ہے



- 74 رایت بضعة وثلاثین ملگا۔  
31. ذکر بالجہر جائز ہے۔
- 76 وفيہ دلیل علی جواز رفع الصوت بالذكر.  
32. سجدے میں گھٹنے پہلے ہاتھ بعد میں۔
- 78 وضع الركبتين قبل الیدين اولی.  
33. میرے حضور ﷺ کا پل صراط سے سب سے پہلے گزرنا اپنی امت کے ساتھ
- 82 فاکون اول من یعجز من الرسل بامته  
34. حضور ﷺ کا قیامت کو رب سلم امتی فرمانا۔
- 82 اللهم سلم سلم  
35. حضور ﷺ کے علوم غیبیہ
- 82 فیخر جونہم ویعرفولہم بآثار السجود  
36. آخری جنتی جسکو گیارہ دنیا برابر جنت ملیگی۔
- 82 وهو آخر اهل النار دخولاً الجنة.  
37. بروز قیامت رویت باری تعالیٰ حق ہے معتزلہ کے دلائل مع جوابات  
یہ اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہے۔
- 88 ان اللہ تعالیٰ یصح ان یری بمغی انہ ینکشف لعبادہ.  
38. سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے جبکہ وہابی تقبیل رجل وید اور قبر کے چومنے کو بھی  
سجدہ کہتے ہیں
- 91,89 ان یسجد علی سبعة اعضاء  
39. سجدہ محض پیشانی پر اور ناک نہ لگانے پر حکم
- 90 واختلفوا فی السجود علی الانف  
40. نماز میں بیٹھنے کی کیفیت

- 102 وقد اختلفوا في صفة الجلوس في الصلاة
41. تشهد میں بیٹھنے کی کیفیت
- 105 ان هيئة الجلوس في الصلاة
42. سجدہ پہ کیسے کرے ؟
- 108 ان التشهد الاول
43. حاضر و ناظر کا فیصلہ اور اسلام علیک ایھا النبی کا ذکر
- 111 ويحتمل ان يقال على طريقة اهل العرفان
44. تشهد عبداللہ بن مسعودؓ
- 111 عن ابن مسعود علمنی رسول اللہ التشهد
45. تشهد عباسؓ
- 113 واما حديث ابن عباسؓ
46. تشهد عبداللہ بن عمرؓ
- 113 واما حديث عبداللہ بن عمرؓ
47. تشهد عبداللہ بن زبیرؓ
- 113 واما حديث عبداللہ بن زبیرؓ
48. تشهد جابر بن عبداللہؓ
- 114 واما حديث جابر بن عبداللہؓ
49. تشهد سیدنا امیر معاویہؓ
- 114 واما حديث معاویہؓ
50. تشهد سمرۃ بن جندبؓ
- 114 واما حديث سمرۃ بن جندبؓ
51. تشهد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ترجیح کی وجوہات (تین وجوہات)

- 114 فی ترجیح تشہد ابن مسعود
52. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح کیوں؟
- 116 انما سمي مسيحا لانه يمسح بيده الابروي
53. بخشش محض فضل و رحمت کے طور پر ہے
- 119 وفيه الاعتراف بان الله سبحانه هو المتفضل المعطى
54. ایصال ثواب حق ہے
- 120 السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين
55. ذکر بالجہر بعد الصلوٰۃ سنت ہے
- 125 ان رفع الصوت بالذکر حين ينصوف الناس من المكتوبة
56. حضور ﷺ کی صحبت کا مقابلہ کوئی نیکی نہیں کر سکتی
- 129 ان ادراك صحبة رسول الله لحظة تخير لا يوازيهما عمل
57. غنی شاکر اور فقیر صابر میں کون افضل ہے۔
- 131 فى التفضيل بين الغنى الشاكر والفقر الصابر
58. ذکر بالجہر بعد الصلوة۔
- 134 فيه استحباب هذا لذكر عقيب الصلوات
59. صحابہ کرامؓ کا اللہ و رسولہ اعلیٰ کہنا۔
- 134 قالوا اللہ و رسولہ اعلم
60. امام کا فرض پڑھ کر جگہ تبدیل کر لے۔
- 139 ان الجمهور على ان الامام لا يتطوع فى مكانه
61. قبر پر دوبارہ جنازہ کرنا۔
- 152 فيه جواز الصلاة على القبر
62. جمعۃ المبارک میں غسل کا حکم

153. 63. عورتوں کا نمازوں میں حاضر ہونے کا حکم۔
154. 64. فی خروج النساء الى المساجد۔
- 158, 156. 65. لا یمافی هذا الزمان لنسوع الفساد فی اہلہ۔
162. 66. جمعہ کی فرضیت کے دلائل۔
162. 66. ثم فرضیة الجمعة بالكتاب والسنة والا جماع۔
66. ملائکہ کی جمعہ شریف میں حاضری حتیٰ کہ جبریلؑ کا بھی حاضر ہونا ثابت ہے۔ اس سے حضورؐ کے حاضر ناظر کا ثبوت بھی ملتا ہے۔
- 171, 170. 67. فاذا خرج الامام حضرت الملائكة۔ يستمعون الذكر۔
67. مردوں کیلئے ریشم کا پہننا۔
179. 68. مختلف الناس فی لباس الحریر۔
68. جمعہ گاؤں میں نہیں ہے۔ شہر کی تعریف۔
187. 69. ان الجمعة تقام فی القرية۔
69. حنفیہ کے دلائل گاؤں میں جمعہ نہیں ہے۔ امام نووی کا اعتراض اور اس کا جواب۔
188. 70. قال النووي حلیث علی ضعیف منفق علی ضعفه الجواب عن الاول۔
70. جمعہ کیلئے سلطان کا ہونا شرط ہے۔
191. 71. السنة بان الذی یقیم الجمعة السلطان۔
71. شہر کی تعریف۔
194. 72. مالقرية الجامعة قال ذات الجماعة والا میر۔
72. حضرت انسؓ جمعہ کی بجائے ظہر پڑھتے تھے۔



197 وکان انسؓ فی قصرہ احبانا۔

73. گاؤں والوں پر جمعہ نہیں ہے۔

199, 198, 197 کان الناس ینتابون یوم الجمعة۔

74. جمعہ کا وقت کون سا ہے۔

201 ان وقت الجمعة بعد زوال الشمس

75. حی الصلاۃ پر کھڑے ہونا

206 لاتقوموا حتی ترونی وعلیکم السکینۃ

76. بدعت حسنہ کا اجراء۔ سیدنا عثمانؓ ذوالنورینؓ کا دوسری اذان جمعہ شروع

210 کروانا۔ فلما کان عثمانؓ وکثر للناس زاد النداء۔

77. خطبہ کی اذان مسجد سے باہر دینا سنت ہے۔

210 کان یوذن بین یدی رسول اللہ ﷺ

78. بدعت حسنہ کا جواز

211 الاذان الاول یوم الجمعة بدعة حسنة

79. بدعت حسنہ جاری کرنا سنت صحابہ ہے۔

211 اما الاذان الاول فحن ابتدعناه لکثرة المسلمين

80. صحابہ کرامؓ کا بدعت حسنہ کو پسند فرمانا۔

ولکن ثالث باعتبار شرعية باجتهاد عثمان و موافقة سائر

211 الصحابة له بالسکوت۔

81. حضور ﷺ کے منبر شریف کا تذکرہ۔

215 کان النبی ﷺ یصلی الی جذع۔

82. برقی شے پر نفل پڑھنا سنت ہے۔

وفیه استحاجات الافتاح - بالصلاة فی کل شئی جدیداً

- 216 اماشکروا واما تبرکاً .  
83 حضور ﷺ کا علم کلی۔
- 222 مامن شئی لم اکن اریته  
84 قبر کا سوال جواب حق ہے۔
- 223 اذا قبر المیت .....  
85 دور سے سننا حق ہے۔
- 224 ان المومن اذا وضع فی قبره .  
86 عمل صالح کا خوبصورت شکل بکر قبر میں میت کو بشارت دینا۔
- 224 وفيه يمثل له عمله فی هیئة رجل حسن الوجه .  
87 حضور کا علم مایکون ہونا۔
- 227 فان هذا الحیی من الانصار یقلون ویکثر الناس  
88 حضور ﷺ کو مافی الغد کا علم حاصل ہونا۔
- 228 وفيه الاخبار بالغیب لان انصار قلوا وکثر الناس .  
89 ملائکہ کا جمعہ کے وقت حاضر ہونا حق ہے۔
- 229 وقفت الملائكة علی باب المسجد .  
90 خطبہ کے وقت نماز کا م سب کچھ منع ہے۔
- 230,234 اذا اخرج للخطبة .  
91 حدیث سلیم کے جوابات
- 232 الصلاک حن زاک من ثلاثة اوجه .  
92 خطبہ کے وقت تحیہ المسجد کے نفل ساقط ہو جاتے ہیں۔
- 234 ان الداخل والامام فی الصلاة تسقط عنه التحیة .  
93 حضور ﷺ سے مشکلات میں مدد مانگنا حق ہے۔

- 237 . قام اعرابی فقال يا رسول الله هلک المال .
- 94 . وقت خطبہ کلام حرام ہونے پر احادیث مبارکہ
- 240 . اذا قلت لصاحبک الفت یوم الجمعة .
- 95 . جمعہ شریف کے فضائل اور سائے مقبولے ۔
- 241 . فقال فیہ ساعة لا یوا فقها .
- 96 . الساعۃ المبارکۃ فی الجمعة ۔
- 242 . الاحادیث الواردة فی تعیین الساعۃ المذکورة
- 97 . امام عینی کا کلام کہ ساعت میں کتنے اقوال ہیں اس پر چالیس اقوال ہیں
- 242 . الکلام هنا فی بیان الساعۃ المذکورة .
- 98 . جمعہ شریف کے بعد چھ سنتیں پڑھنا ۔
- 249 . من کان منکم مصلیا بعد الجمعة .
- 99 . جمعہ المبارک کے بعد کتنی رکعت پڑھے ۔
- 250 . اختلف العلماء فی الصلاة بعد الجمعة .
- 100 . صلاة خوف کب فرض ہوئی ۔
- 255 . واختلف اهل السير فی ای سنة .
- 101 . صلاة چھ طرح منقول ہے ۔
- 256 . صلاة الخوف عن النبی وجوه کثیرة مذکور منها ستہ اوجہ .
- 102 . ان مقام کا بیان جہاں حضور نے صلاة خوف پڑھی ۔
- 257 . تلک المواطن .
- 103 . اجتہاد کی دلیل اول ۔ مجتہد خطا کر جائے تب بھی ثواب پائے گا ۔
- 263 . لا یصلین احد العصر الا فی بنی قریظۃ .
- 104 . اغزاب کی وجہ تسمیہ

- 264 وسمیت بالاخراب .
- 105 اجتہاد کی دلیل
- 265 فقیہ دلیل لمن يقول بالمفهوم .
- 106 منرا میر کے سماع غنا کا مسئلہ اور اس کا بیان ۔
- 268,271 عند النبی ﷺ الاول الکلام فی الغناء .
- 107 عیدیں
- 270 عن النبی قدم النبی المدينة .
- 108 عیدوں میں خوشی منانا شعائر اسلام میں سے ہے ۔
- 271 ان اظهار سرور فی الاعیادین شعائر الدین
- 109 نماز عید سنت ہے یا واجب
- 273 ان صلاة العید سنة .
- 110 عید گاہ میں منبر سب سے پہلے کس نے بنایا ۔
- 280 وقد اختلف فی اول من فعل ذالک .
- 111 الصلاة جامعة کہنا عید وغیرہ میں جائز ہے ۔
- 282 الصلاة جامعة بنصب الاول .
- 112 زمانے برکت والے ہوتے ہیں ۔ زمانات متبرکہ
- 290 وفيه تفصيل بعض الازمنة .
- 291 انہ قال ما العمل فی ایام العشر افضل من العمل فی هذه
- 113 تکبیر تشریف کا مسئلہ اور اس کا بیان ۔
- 293 وجوبه علی الاختلاف فی ایام التشریف
- 114 زمانے برکت والے ہوتے ہیں



- 294 يدعون بدعائم يزجون بركة ذالك اليوم .  
 115 صدقہ کرنے سے عذاب دور ہوتا ہے۔
- 301 ان الصدقة من دوافع العذاب .  
 116 ادب رسالت مآب ﷺ جب بھی اسم مبارک لیں تو باہمی کہیں۔
- 302 قالت نعم بابي .  
 117 عورتوں کا عید گاہ میں عید پڑھنے کیلے جانا۔
- 303 في هذا الزمان لا يفتي به لظهور الفساد .  
 زمانے کے بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔

عمدة القاری

جلد نمبر 20

1. حوض کوثر پر ایمان لانا فرض ہے۔
2. احادیث الحوض صحیحہ والا ایمان بہ فرض۔ 3
3. کوثر سے کیا مراد ہے حضور ﷺ۔ باری خدا کی کے مانگ ہیں۔
3. الخیر کلہ نور و فیہ عیشتہ
3. حوض کوثر کے نور سے آسمان کے تاروں سے برابر ہیں۔
3. انہ کعدد النجوم
4. کوثر سے کیا مراد ہے
4. ہوا الخیر الذی اعطاه اللہ ایاہ۔
5. حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس کو علوم قرآن عطا فرمائے۔
5. اللهم فقهہ فی الدین و علمہ التاویل۔
6. ام جلیل کا راستے میں کانٹے بچھانا اور ان کا ریشم بن جانا۔
8. کانت تنشر العدان علی طریق رسول اللہ ﷺ فیطوہ کما یطاء
7. احدکم الحریر۔
7. علم اولیاء۔
- علم الاولیاء ان سیدنا رسول اللہ قال ان اللہ تعالیٰ لم یزل و حیا
- قط الا بالعربیۃ۔

8. بدعت حسنہ کا اجرا شیخین کریمین نے کیا۔
9. كيف تفعل شيئا لم يفعله رسول الله ﷺ۔  
حضرت عثمان نے کتنے مصاحف ملکوں میں بھیجے۔
10. واختلف في عدد المصاحف التي ارسل بها۔ 18  
اہل تشیع کا اعتراض کہ قرآن جلا دیے گئے اور انکا جواب
11. كيف جاز احراق القرآن۔ 18  
پرانے قرآنوں کو زمین میں دفن کرنا چاہیے۔
- ان المصحف اذ ابلى بحيت لا ينتفع به يدفن في مكان  
طاهر بعيد عن وطاء الناس۔ 19
12. حضور ﷺ کو واقعہ اک کا علم تھا اس لیے کہ آپ ﷺ ہر سال قرآن مجید کا  
دورہ فرماتے تھے اس میں سورۃ نور بھی تلاوت ہوتی تھی۔
- انه عارضني العام مرتين ولا اراه الا حضرا جلي۔ 24,23  
13. حالت نماز میں حضور ﷺ کو جواب دینا فرض ہے۔
- كنت اصلي فرعاني النبي ﷺ فلم اجبه۔ 29  
14. تعویذ دم کرنا جائز ہے اور اس پر اجرت لینا بھی جائز ہے۔
- ان نفرنا غيب فهل منكم راق فقام معهما رجل ما كنا نأبه  
برقية فرقاء فبراء۔ 29
15. حضور ﷺ کو علم غیب حاصل ہے۔
- وكلني رسول الله ﷺ بحفظ زكاة رمضان۔ 30



16. لیکن کیا ہے اس پر چند اقوال۔

31. و اختلف اهل التأویل فی تفسیر السبکینۃ۔

17. تلاوت قرآن مجید کے وقت ملائکہ کا نازل ہونا۔

35. تلك الملائكة دنت لصوتك

18. امام بخاری نے اہل تشیعہ کا رد کیا۔

36. قد ترجم لهذا الباب للرد علی الروافض

19. محمد بن حنفیہ کی والدہ حنفیہ کو حضرت ابوبکر نے حضرت علی کا عطا فرماتا

خلافت صدیق اکبر پر دلیل۔

37. فیہ نکتہ لطیفہ من البنحاری حیث استدلل علی الروافض

20. حضور ﷺ کو قیامت کا علم ہے۔

انما اجلکم فی اجل من خلا من الاحم کما بین صلاة العصور

38. مغرب الشمس س

21. تغن بالقرآن کا معنی۔

و اختلفوا فی مغنی التغنی فعن الشافعی تحسین

40. الصوت بالقرآن

22. حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز کا ذکر

40. کان لدائود علیہ والسلام معرفة يتغنى عليها۔

23. امام کے پیچھے قرأت کی ممانعت

60.56.54 فاذا قرأناه فاتبع قرآنه فاذا انزلناه فاستمع

## 24. اہل خوارج کی علامات

61 باقی فی آخر الزمان قوم حدثاء الانسان

25. نکاح افضل ہے یا عبادت۔

66 التخییر بین النکاح والتسری

26. حضور ﷺ تمام امور دنیاوی جانتے ہیں۔

66 صاحب الشرع ﷺ اعلم بتلك المقادیر و المصالح

27. نکاح متعہ منسوخ ہے۔

73 ثم رخص لنا ان تنكح المرأة بالثوب

28. حضرت ام المومنین حضرت عائشہ کی منگنی رب نے طے فرمائی۔

75 ان الملك الذي جاء الى النبي ﷺ بصور تھا۔

29. سیدہ کا نکاح غیر سید سے جائز ہے۔

76 اختلف العلماء في الاكفاء منهم

30. میلاد شریف کی دلیل اول۔ ابولہب والا قصہ۔

95 ان الكافره يخفف عنه عذاب بسبب حسناته۔

31. حدیث اکف اور وما الحمد الا الله کا معنی۔

109 وما احمد الا الله والاضافة الهوى الى النبي ﷺ۔

32. محرم کے نکاح کا مسئلہ اور اسکی تفصیل۔

110 ان النبي ﷺ تزوج میمونہ وهو محرم۔

33. عورت کو قبل از نکاح دیکھنا کیسا ہے۔
119. فی بیان جواز النظر الی لمراة قبل ان یتزوجها۔
3. ضرب الدف فی النکاح جائز ہے۔
- ان ضرب الدف یشرع فی النکاح عندا لعقد۔ 136. 135
35. حق مہر کی مقدار کتنی ہو۔
137. قد اختلف العلماء فی اکثر الصداق و اقلہ۔
36. حضرت فاروق اعظم کا نکاح حضرت ام کلثوم بنت علی سے ہوا۔
- ان عمر الصدق ام کلثوم ابنة علی بن ابی طالب اربعین الفاً۔ 137
3. بغیر حق مہر کے نکاح جائز نہیں اور اسکے خلاف روایات کے جوابات۔
- اجمع علماء المسلمین علی اتہ لا یجوز لاحد۔ 139
3. صحابہ کرام کا شادیوں میں زعفرانی کپڑے پہننا۔
- ان الصحابة كانوا یتخلقون ولا یرون بہ باسا۔ 143
- ولیمہ کرنا کیسا ہے۔
- ان الولیمة فی العرس سنة مشروعية۔ 144
4. شادیوں میں گانا بجانا جائز ہے۔
- اتفق العلماء علی جواز اللہو فی ولیمة النکاح کضرب الدف۔ 149
4. اتوب الی اللہ والی رسولہ کہنا جائز ہے
- یا رسول اللہ! اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذینت۔ 163

42. حضور ﷺ نور ہیں۔
167. لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله المدينة اخضاء نهارها كاشفي۔
43. شاہد کا معنی حاضر ہے۔
184. لا تصوم المرأة وبعها شاهد الا باذنه۔
44. یا امة محمد ﷺ ۔
206. یا امة محمد ما احد اغیر من الله ان یری عبده۔
45. الفاطمة بضعة منی کا شان نزول۔
- 212, 211. فانما هی بضعة منی بینی ما ارا بها۔
46. حضور ﷺ کے خصائص مبارک کہ جس عورت سے چاہیں بلا اذن عورت اور بلا اذن ولی نکاح کر سکتے ہیں۔
230. ان یزوج من نفسه بلا اذن المرأة وولیها۔
47. صحابہ کرام کے اجتماع سے نض منسوخ ہو جاتی ہے۔
233. کیف یکون النسخ بعد النبی ﷺ ۔
48. مسئلہ حلالہ کی تحقیق
236. و یحصل به التحلیل للزوج الاول ۔
49. صحابہ کرام اور صحابیات کا عقیدہ مبارک۔
237. فاخترنا الله ورسوله فلم بعد ذلك علينا شیئا۔
50. تین دفعہ طلاق دینے سے ایک ہوگی یا تین
233. الطلاق ثلاث دفعة واحدة



51. لعن المحلل والمحلل له کا جواب۔
- 236 لعن رسول اللہ ﷺ المحلل والمحلل له۔
52. ازواج مطہرات کا حیلہ کیونکر جائز ہے۔
- 244 کیف جاز علی ازواج رسول اللہ ﷺ الاحتیال۔
53. حضور ﷺ مختار کل ہیں۔
- 269 استغفوا تو اجر و اوقفی اللہ علی لسان نبیہ ماشاء۔
54. اسقاط کا مسئلہ حق ہے۔
- 269 ہو لها صدقة ولنا هدية۔
55. عیسائی عورتوں سے نکاح کا مسئلہ۔
- 270 ان اللہ حرم المشرکات علی المومنین۔
56. مفقود الخیر کا حکم کیا ہے۔
- 279 اختلف العلماء فی حکم المفقود۔
57. حدیث عیالہ
- 40,37,235
58. طلاق بطور تحریر کا مسئلہ۔
- 256 اذا كتب الطلاق امراته فی کتاب۔

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

اہل سنت وجماعت کے تبلیغی اشتہارات

ہمارے لیے اللہ و رسول ﷺ کافی ہیں۔

نماز کے 16 مسائل مع مختصر دلائل

قرآن کے خلاف ایک سازش کا انکشاف

اہل حدیث (وہابیوں) کی پراسرار واردات

الصلوة والسلام نلیک یا رسول اللہ صدیوں سے اولیاء اللہ کا وظیفہ

تراویح بیس رکعت سنت ہے۔

مسئلہ طلاق اور پھر رجوع یا بدکاری۔

غائبانہ نماز جنازہ ناجائز ہے۔

اہل سنت وجماعت کون؟

1. جشن دیوبند جائز، عید میلاد النبی ﷺ ناجائز کیوں؟

سنی رضوی جامع مسجد: پاک ٹاؤن نزد پل بندیاں والا چوکی امر سدھولا ہور

Ph#0300-4409470, 5812670

جامع مسجد بدال مصطفیٰ:

5813295

چراغ پارک اسماعیل نگر چوکی امر سدھو فیروز پور روڈ لاہور

## ڈاکٹر محمود احمد ساقی کی تصانیف

1. حاضر و ناظر رسول ﷺ ☆
2. اقبال کے مذہبی عقائد ☆
3. اقبال اور موجودہ فرقہ واریت کا حل ☆
4. رسول کریم ﷺ کی نماز ☆
5. قبر کے اندھیرے، دعاؤں کی روشنی ☆
6. امام اعظم ابوحنیفہ ☆
7. امام عینی، حیات و خدمات ☆
8. تاریخی مناظرے ☆
9. ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ ☆
10. مقالات حضرت شیر اہل سنت ☆
11. اعلیٰ حضرت کے نئے اور پرانے مخالفین ☆
12. غوث اعظم اور اعلیٰ حضرت کے نئے مخالفین ☆
13. پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ☆
14. حضور ﷺ کا سایہ تہ تھا ☆ (حدیث عدم غل کی نادر ترین تحقیق)

ملنے کا پتہ: مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور

سنی رضوی جامع مسجد: پاک ٹاؤن نزد پل بندیاں والا چوگی امر سدھولاہور

Ph#0300-4409470,5812670

جامع مسجد بلال مصطفیٰ:

5813295

چراغ پارک اسماعیل نگر چوگی امر سدھو فیروز پور روڈ لاہور